海山海川山

إِنَّ مِثِلَ عِيشِي عِنْدَاللَّهِ كُمْثِلُ ادْمَ (اللَّهِ) بلارشباللا کا کا عیسی می وشال آدم مینی ہے

ق دیانی اور پردیز ایوں کے باطل عقیب کے زدین

كالمحالي المتعالي المتعالية







## بسم الله الرحمٰن الرحيم

## \* توجه فرمائيں \*

كتاب وسنت داك كام پر دستياب تمام الكثرانك كتب \_\_\_

- \*عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- \* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی با قاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ [UPLOAD] کی جاتی ہیں۔
  - \* متعلقہ ناشرین کی تحریر ی اجازت کے ساتھ بیش کی گئی ہیں۔
- \* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ' پر منٹ' فوٹو کا پی اور الیکٹر اینکہ ذرائع سے محض مندر جات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## \*\* \*\* \*\*

\*\* کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الکٹر انک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعال کرنے کی ممانعت ہے۔

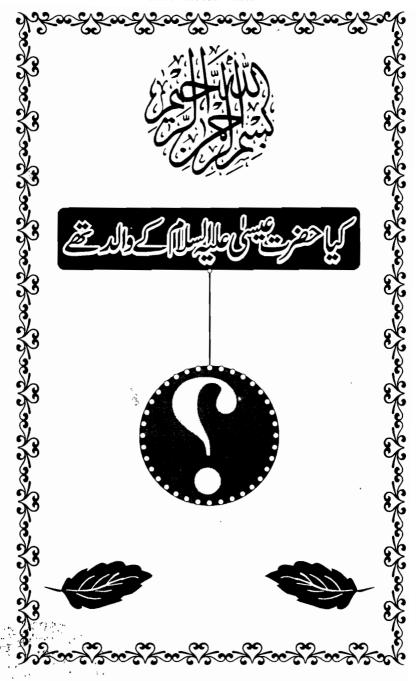
\*\*ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعال کرنا اخلاقی 'قانونی وشرعی جرم ہے۔

نشر واشاعت اور کتب کے استعال سے متعلق کسی بھی قشم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

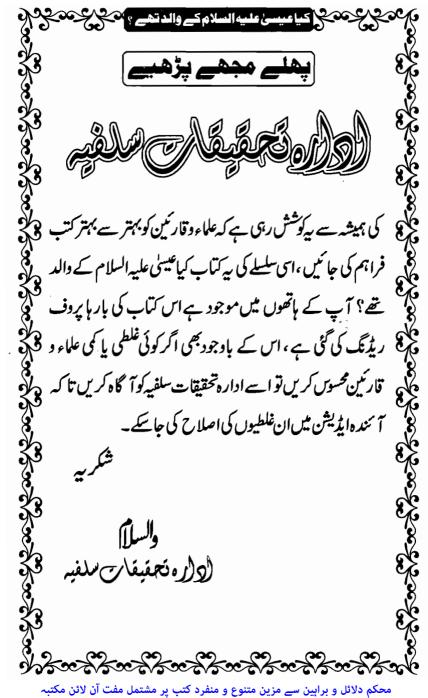
طيم كتاب وسنت داك كام

webmaster@kitabosunnat.com

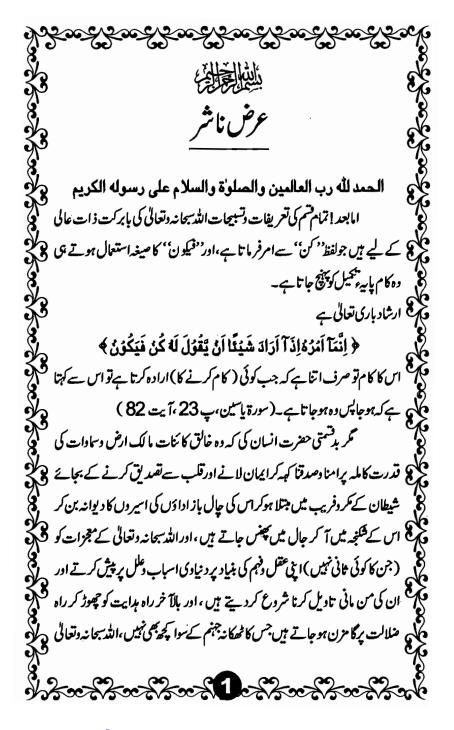
www.kitabosunnat.com

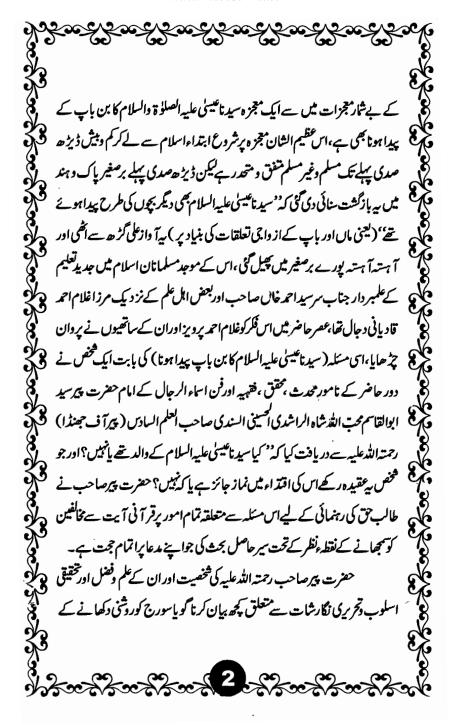


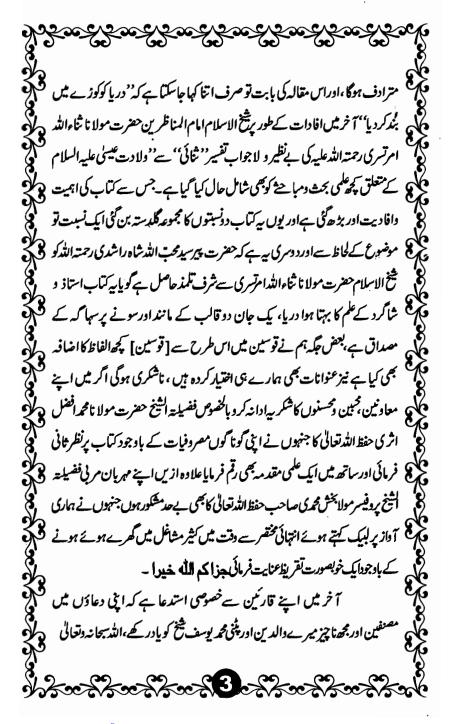
جمله حقوق تجق ناشر محفوظ ہیں كيا حضرت عيسى علالسلاً كالديني؟ نام كتار فضيلية الشيخ محتب الثدشاه راشعرى رحمته الثدعليه فضيلية الشيخ حضرت مولانا ثنأالله امرتسري رحمته اللهعل افادات بنن محمد يوسف يشخ ترتيب وتزئين (حسن ترابت ایند گرافکس) محدانش علم (علی) كمپوزنگ مئى2003ء سناشاعت تعداد 1100 34/= ہاریمطبوعات مندرجہذیل جگہوں سےحا كتنبه المحديث فرسث ، كورث رود ، كراحي فون نمبر 2635935 كمتبه لورح ۲۰ نعمان سينر بلاك دكلفن اقبال مراحي فون نمبر 4965124 كمتبدامام بخارى مجرجوك منظوركالوني بكراجي كتبهددارلراشديه موى لين كراجي فون نبر 7542251 كتبدايوبيهمتصل محدى مجديرنس رودى رايى فون نبر 2632692 الفراز چېلکييشن، کوالي لين نبر۳، مقدر م مجد، اردوبا زار، کراچي ـ فون نبر 7732986 على كمّاب محر، من اردوبا زاركراجي \_فون 2628939 كمتبدالدعوة السلفية ،نزدمحري مجدالمحديث، پكا قلعدوروازه،حيرا باد\_ سيدمحدقاسم شاه راشدى، بوسك درگاه شريف بيرجمند ونز د نيوسعيد آباد سنده يى، او، يكس نمبر 6524 بوست كود 74000 كرايى فن نمبر 7510419 (021) نز دبسم الله کیمیکل اسٹور جسن علی مارکیٹ، دوکان نمبر 1 ، نارتھ نیپیپر روڈ ، جوڑیا بازار کراچی \_ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

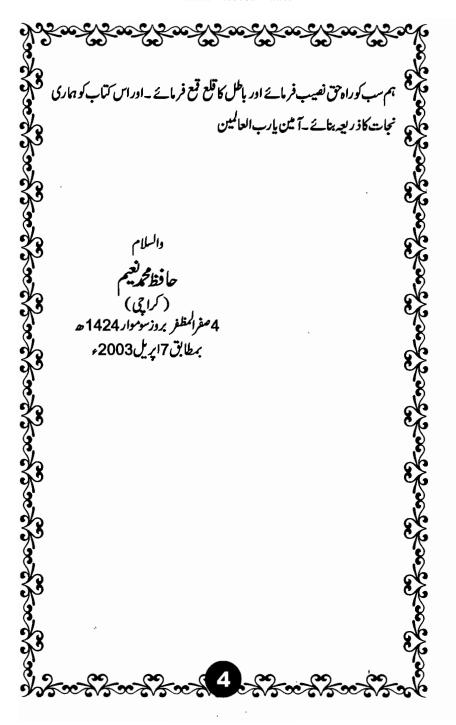


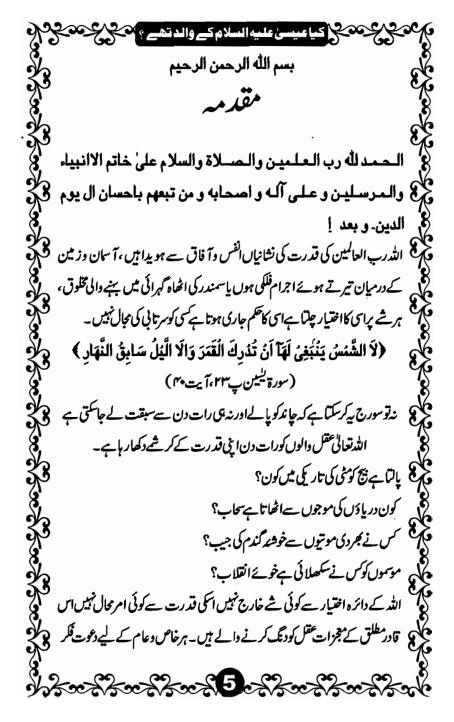
3		collection of the second se		<b>(</b>
3		( ) The second second		ç
٦ [	صفحة نبر	عنوانات	نمبرشار	
ا لا	<u> </u>	عرضناشر	1	۾ ا
۲ [	5	مقدمه فضيلة الشخ م أصل الرى حفظالله تعالى	2	
رم [	7	تقريظ فضيلة الثينج روفيسرمولا بخش محمرى حفظالله تعالى	3	۾ [
	14	وجه تاليف	4	
\	15	عیسیٰ علایصلوٰۃ والسلااک بغیر باپ کے بیدائش پر بہادلیل	5	٩
	17	تحكم رني نے نكار كيوں؟	6	
3	17	حضرت جبريل مين علايصلاة والسلاكي بثالت	7	8
	19	حضرت إرابيمة حضرت زكرياعليهم الصاؤة والسلأا كاواقعه	8	
3 [	20	حضرت مريم عليها الصلوة والسلأا كاسول؟	9	8
	24	حضرت آدم عاليصلوة والسلااكثال	10	
3 [	27	الرقيح لا مين علايصلوة والسلأا كاليمونك إزنا	11	8
	31	حفرت مريم عليما السلاأك بريشاني	12	
3	32	يېود يو نکا به بټان	13	6
َي [	33	حفرت مريم صديقة عليها الصلاة والسلأ أكاجواب	14	_
3	34	حضرت عيسى علايصلوة والسلأا كاباتنس كمنا	15	8
َ وَ	35	الله بخادتعالى كاامر (كن فيكون)	16	G
<b>5</b> [	38	حفرت عيسى فرحفرت مريم عليهما الصلاة والسلأاكي معبوديت كارد	17	Č
اً وَ	39	اجماعات	18	٥
ַ כ	40	والات سيرناعيسى عاليصلوة والسلاكا از:مولانا ثناً الله امرتسرى رحمته الله عليه	19	C
2	40	ولات سيرنا يسي غاليه مسلوة والسلام الزبمولانا حالتدامر لمري ومشالتد عليه	19 2	-





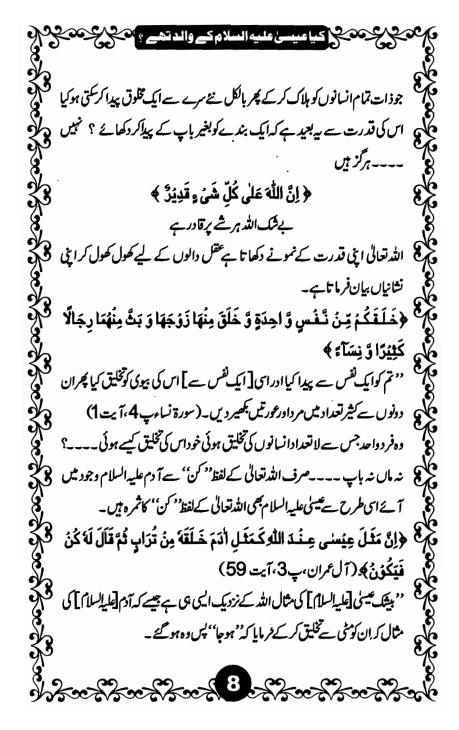


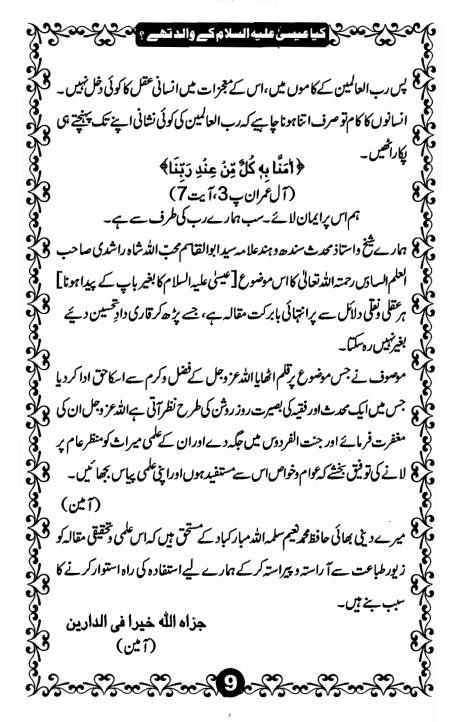


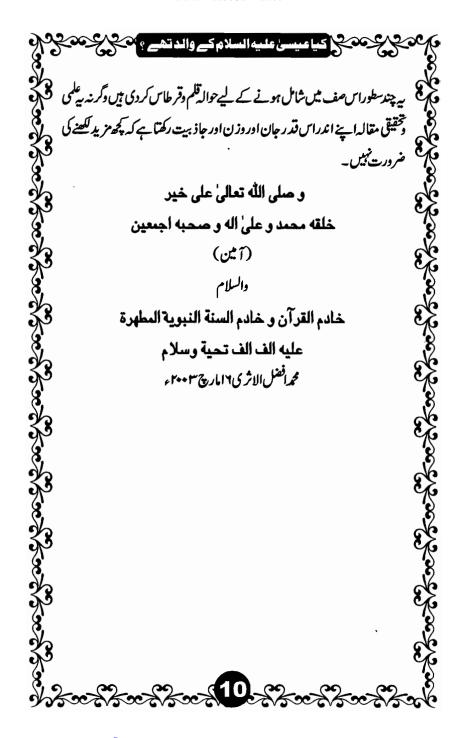


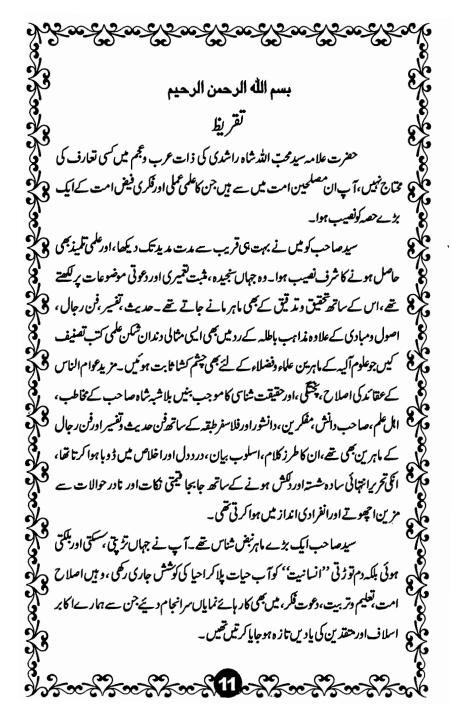
🖇 ہیں،سامان بصیرت ہیں۔ ﴿ آفَلَمُ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَهَا وَ زَيَّنْهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ وَالْارُضَ مَـدَدُ نَهَـا وَٱلْـقَيُـنَـا فِيهَا رَوَاسِيَ وَ ٱنْبُتَنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ۖ بَهِيُج تَبُصِرَةً وَ ذِكُرَى لِكُلِّ عَبُدٍ مُنِيُبٍ وَ نَزَّلُنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُبْرَ كًافَانُبُّتُنَا بِهِ جَنْتٍ وَ حَبَّ الْحَصِيْدِ . وَالنَّخُلَ بِسِٰتُتٍ لَّهَا طَلُعٌ نَّضِيْدٌ ـ رِزْقًا لِّلُعِبَادِ وَ اَحْيَيُنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوجُ ﴾ (سوة ق پ٢٦ آيت٢٦ تا١١) '' کیاانہوں نے آسان کوایے او پڑیل دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے، اور زینت دی ہے۔اس میں کوئی شگاف نہیں۔اورز مین کوہم نے بچھا دیا ہے۔اوراس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے فتم قتم کی خوشنما چیزیں اگادیں ہیں۔ تاكه مررجوع كرنے والے بندے كے ليے بينائى اور دانائى كا ذريعه مواور بم نے آسان سے بابرکت بانی برسایا اوراس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا كيئے اور تھجوروں كے بلندو بالا درخت جن كے خوشے تدبدت بيں \_ بندول كى روزى کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کوزندہ کردیا۔ ای طرح قبروں سے تکلناہے۔ 🧣 زمین و آسان کی تخلیق ، انکا نظام چلانا ان کے مابین معلق سورج ، چا ند تاروں کو تھا ہے 🧣 ر کھنا بیسب ایسے کام ہیں جو صرف الله رب العالمین کے ہیں۔ انکا دعویٰ نہ بھی کی نے کا کیااور نه ہی کسی کی جرات که کر سکے۔ ہم اس مختصر تمہید کے بعداصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔وہ ہے میسیٰ علیه السلام

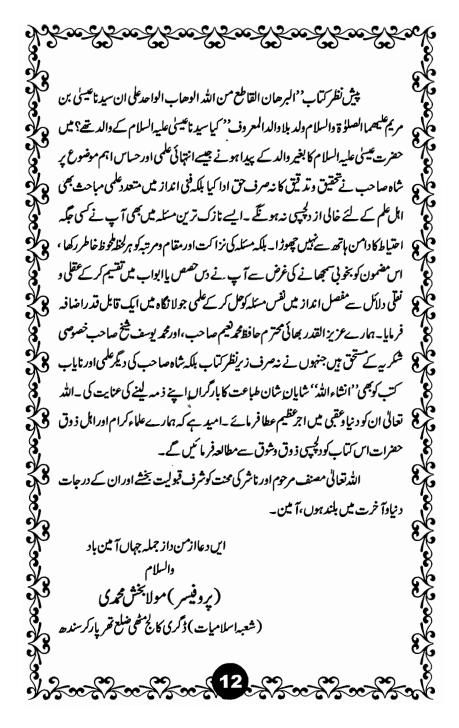
کابغیر باپ کے پید ہونا۔۔۔رب العالمین کےان گنت معجزات میں سے رہجی ایک م معجزه بی ہے۔ بیاس کی قدرت سے کوئی انہونی بات نہیں۔ ﴿ إِنَّمَآ آمُرُهُۚ إِذَآ اَرَادَ شَيئًا اَنُ يَقُولَ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ ﴾ (سورة يلين ب23، آيت 82) اس کا کام تو صرف اتناہے کہ جب کوئی [ کام کرنے کا] ارادہ کرتا ہے تو ع بكرد موجا "يس ده موجا تابـ تعجب تواس مخض پرہے جواس معجزے کوشلیم نہ کرتا ہو جبکہ دیگرتمام معجزات [جن میں سے چند کا ذکر ابتدائی سطور پر میں ہوا] رات دن وہ اپنی آئھوں سے دیکھا ہے۔ ب اليے مجزات ہیں جوانسان کی اپنی تخلیق ہے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔ ﴿ لَـخَـلُقُ السَّمُوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلُقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا ي يَعْلَمُونَ ﴾ (سورة وَمن ب24، آيت نبر 57) البته آسانوں اورز مین کی تخلیق انسانوں کی اپنی تخلیق سے زیادہ بڑی ہے اورلیکن اکثر کی لوگ علم نبیں رکھتے۔ مزید برآ ل رب العالمین کا یفرمان ہے۔ ﴿ إِنْ يَّشَا يُدُهِبُكُمُ وَ يَاْتِ بِخَلْقِ جَدِيْدٍ وَ مَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيْزٍ ﴾ (سوره فاطرپ 22، آیت 16 تا17) ع ''اگروہ چاہے تو تم سب کو ہلاک کروے اور نئے سرے سے ایک مخلوق پیدا کر ڈالے ی اورایا کرنااس کے لیے کچھ دشوار نہیں ہے"



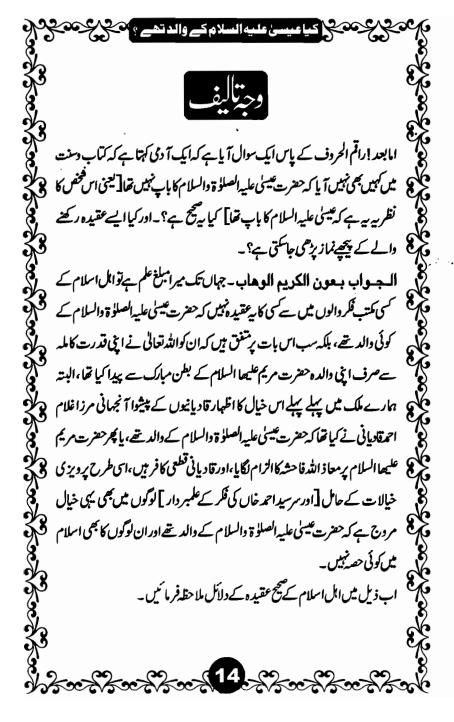


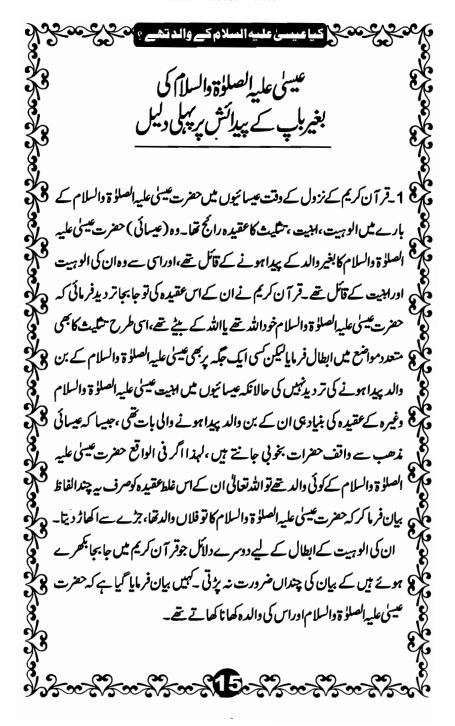




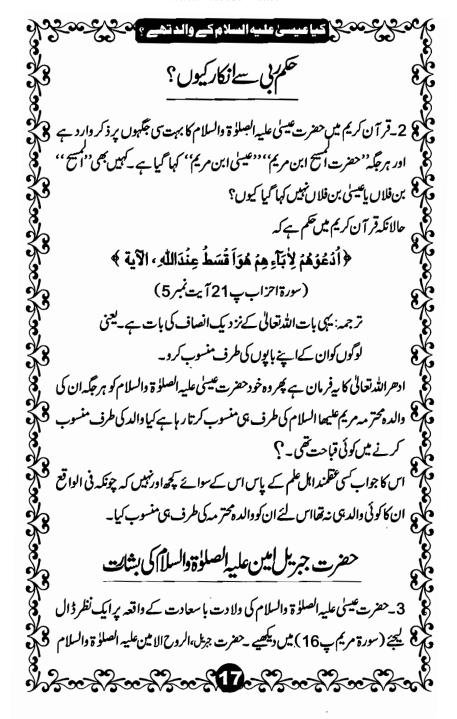


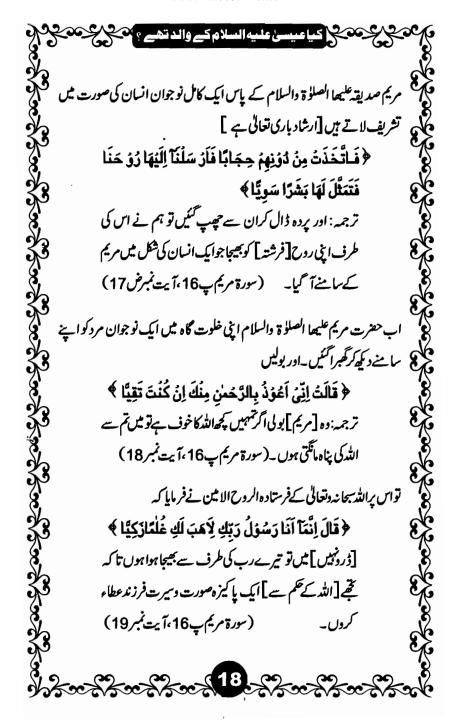
الحمد لله الواحد القهار : الذي يخلق ما يشاء و يختار ، فخلق آدم أ بغير أب و أم و خلق عيسى من أم بغير أب و كل شيئي عنده بمقدار ، ثم خلق سائر بني آدم من أبوين فجعلهم ذوى النسب والأصهار، إن في ذلك لعبرة لأولى الأبصار، فمن آمن بعلم الله المحيط بكل شيئي و قدرته الكاملة فهو المؤمن حقاومن أنكر قوته الشاملة و قدرته الكاملة فهوالكاذب الكفار ، و الصلوة والسلام على سيدنا محمد ن الذي جعله الله إما ما للناس كافة إلى يوم القيامة فالذين آمنوا به و عزروه و نصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه أولئك همالمفلحون الأبرار ، والذين عاند وه وخالفوا صحبة اللاحبة واتبعوا غير سبيل المؤمنين أولئك هم الأشقياء والهالكون الفجار، وعلىٰ آله و أصحابه الذين سلكوا طريق و المصطفى على الصفا و اهتدوا بهديه و ائتسوا بأ سوته في كل قول و ضعل و أمرو كل شأن من شئون الحياة دآبا بالليل والنهار ، نسأل الله 🎗 آن يوفقنا السلوك علىٰ طريقتهم والا هتداء بهديهم و يحشر نافي زمرة 🏿 🥱 هـ قلاء الصلحاء والاخياريوم يحصل مانى الصدور وتبلي خفايا لا الضمائر والاسرار.





﴿ كَانَا يَا كُلُنِ الطَّعَامَ ﴾ ترجمہ:وہ دونوں کھانا کھاتے تھے (سورة المائده پ6، آيت نمبر75) کہیں خود حضرت عیسی علیہ الصلوق والسلام کی زبانی اپنے بندہ ہونے کا اقرار مذکور ہے، ﴿ قَالَ إِنِّي عَبُدُاللَّهِ ﴾ ترجمه: میں اللہ کا بندہ ہوں (سورة مريم پـ 16، آيت نمبر 30) کہیںان کا بنی والدہ کے بطن سے پیدائش کا ذکر ہے۔ ﴿ قَـالَـتُ رَبِّ اَنتَى يَكُونُ لِي وَلَدَّ وَّ لَمْ يَمْسَسُنِي بَشَرَّ ١ قَالَ كَذٰلِكِ اللَّهُ يَخُلُقُ مَا يَشَآءُ ﴾ ترجمه: مريم كين كلي امير اب امير بال بجدكي بوكا جبكه مجهكي آدمي في جوا تك نبيں؟ اللہ نے جواب دیا! ایساہی ہوگا۔اللہ جو چاہتاہے پیدا کرتاہے۔ (سورة آلعمران پـ 3، آيت نمبر 47) وغیرہ وغیرہ ، کیکن میکتنی عجیب بات ہے کہ اس نے ایک جگہ بھی ان کے والد کا ذکر نہ فرمایا حالانکدان کے والد کا ذکران سب سے زیادہ ان کی الوہیت کے ابطال کے لئے 🤰 🍇 ثر اور وزنی دلیل ہوتا ، کیااس سے صاف طور پر واضح نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوة والسلام كي بن والد پيدا مونے عقر آن كريم كوا تكار نبين؟





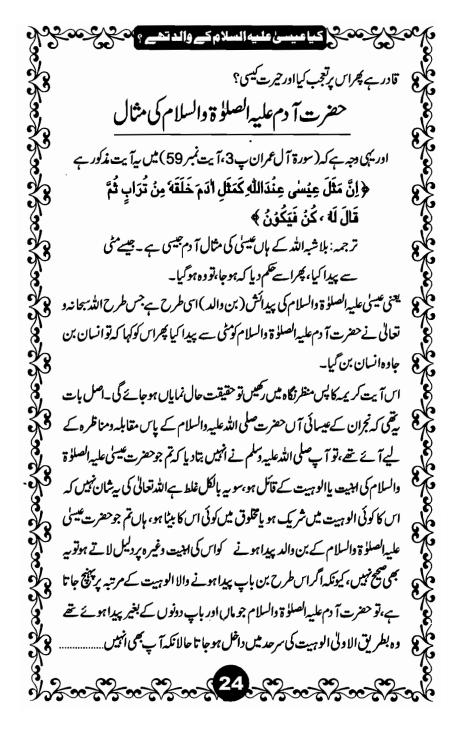


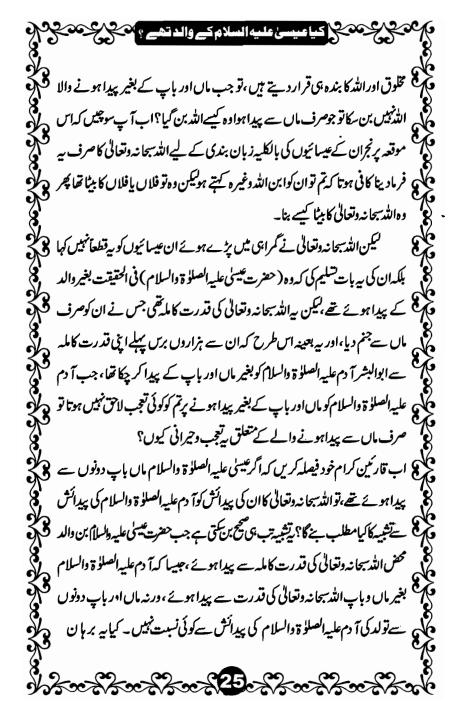
كاعيسى عليه السلام كے والد تھے ؟ ك بشارت کوفرشتے کیکر آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں پیفیروں نے اس بشارت رِتعجب كا اظهار كياليكن فرشتول نے بتايا كه بيربشارت الله سجاندوتعالى كى جانب سے ہے اوراس کی قدرت کاملہ سے یہ کچھ بعید نہیں۔وزنداگر عام حالات میں کی عالی مرتبت استی کے ولد کی بشارت کیکر فرشتے بھی آتے رہے تو قرآن کریم میں حضرت الممخيل عليه الصلوة والسلام جن كوذبيح الله بننے كاشرف حاصل ہونا تھااور جن كى ذريت ے خاتم انبیین جیسی بابرکت ہستی صلی الله علیه وسلم کی ولادت باسعادت مقدر تھی، یعنی ایے برگزیدہ اورصا بر پنجبر کی ولادت کی بشارت کا فرشتوں کے واسطہ سے ابراہیم علیہ و الصلوة والسلام كے پاس آنے كا ضرور ذكر موتا۔ حضرت مريم عليها الصلوة والسلام كاسوال؟ خلاصه كلام إ- جريل امين عليه الصلوة والسلام كاخاص طور پرمريم صديقة عليها الصلؤة والسلام کے پاس حضرت عیسی علیہ الصلؤة والسلام کی ولادت کی بشارت کیکر پنچنا واضح طور پراس حقیقت کی طرف نشان دی کررماہے، کداس بابرکت بستی کا تولد عام انسانوں کی پیدائش اور اس سلسلہ میں جواسباب وعلل عام حالات میں ہوتے ہیں یا 🖇 ہونے چاہیےاس سے بالکل مختلف ہوگا،اوروہ محض اللہ کی قدرت کا ملہ کا کرشمہ ہوگا اس نمايان حقيقت سے كوئى صاحب عقل سليم ا نكارنہيں كرسكتا۔ پھرآ کے بڑھیے جریل امین علیہ الصلاة والسلام کے جواب پر پھر مریم صدیقة علیما الصلوٰة والسلام نے فرمایا۔

﴿ قَالَتُ أَنَّى يَكُونُ لِيُ غُلَّمٌ وَّلَمْ يَنْسَسُنِي بَشَرَّقَ لَمُ آكُ بَغِيًّا ﴾ '' کہ مجھے فرزند کیے ہوگا حالانکہ مجھے نہ کسی مرد نے چھوا ہے اور نہ ہی میں فاحث ي عورت مول"\_(سورة مريم ب16، آيت نمبر20) اب آپ دیکھیں کہ الروح الامین نے اس کا جواب کیا دیا؟ نہ کورہ بالاصفحات میں جو کچھتح مرکبیا گیاہے اس سے قطع نظر صرف اس سوال کے gجواب میں جو پچھکہا گیاہے وہی ہماری آ کھیں کھو لنے کے لئے کافی ہے، اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی والدہوتے تو اللّٰد کا فرشتہ محتر مہ بی بی صاحبہ عليها الصلوة والسلام كويه جواب ديتا كهس اس طرح كرتبها را نكاخ فلال يا فلال س موگا چراس سے اس مبارک فرزند کی ولادت موگی لیکن ہم و کھے ہیں کہاس اللہ 🧝 سجانہ د تعالیٰ کے فرشتے نے اس قتم کا جواب تو در کناراس کی طرف اشارہ بھی نہ کیا بلکہ 😨 ﴿ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيْنَّ وَلِنَجُعَلَةَ آلِيَّةً لِّلنَّاسِ وَرَحُمَةً مِّنَّاوَ كَانَ آمُرًا مَّقْضِيًّا ﴾ ترجمہ: وہ بولے ہاں ایسائی ہوگا ،تہارے رب نے فرمایا ہے كرمير لئے سامل إوراس لئے بھى كەبم اللوكول ك لئے ایک نشانی اوراین طرف سے رحمت بنائیں اور بیکام ہوکے (سورة مريم پ 16، آيت نمبر 21) رےگا۔

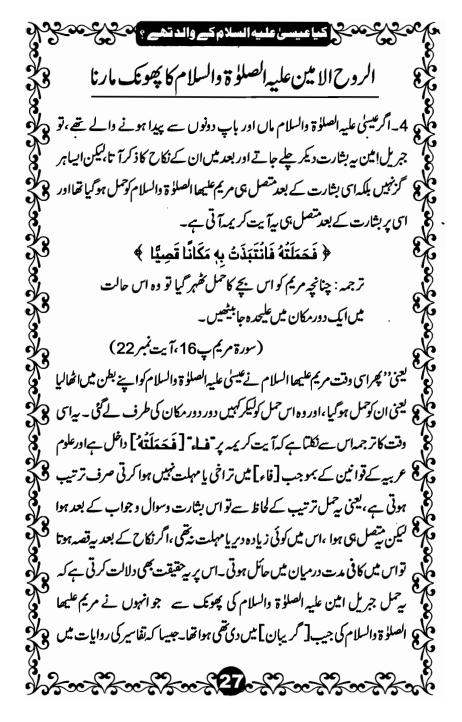
کیا عیسی علیہ السلام کے والد تھے ؟ ک دویعنی به بشارت میں اپنی طرف سے تھوڑی دے رہا ہوں ، بلکہ میں تو فرستادہ دربارالی موں اور ان بی کا پیغام لے کرآیا ہوں ، اور اس رب نے بی بیفر مایا ہے کہ میرے لئے یہ بالکل آسان ہے اور بیاس لئے بھی کداس نومولود بابرکت بسٹی کواپٹی قدرت کا ایک نشان بناول جومیری طرف سے میرے بندول پر رحمت بے گا،اور بی بات الله ك نزديك طے شدہ بي الله مي تخلف كا امكان بھي نہيں "اباس جواب پرانساف سے غور فرمائیں۔ اگر حضرت عيسى عليه الصلوة والسلام كى پيدائش والدس موناتقى توجريل اين كاس جواب کی کیا تک ہے؟ وہ تو فرمادیتے کہ بس اِ تہارا نکاح ہوگا اور آپ کے ہاں یہ باہر کت بیٹا پیدا موگا۔ان کامیفر مانا کہ بیبشارت میں الله کی طرف سے لایا موں اور الله فرما تاہے کہ بیہ میرے لیے آسان ہے وغیرہ کا یہاں کوئی مطلب نہیں بنآ۔ ماں اور باپ سے بیدا ہونا کوئی عجیب بات نتھی بے شار ولا تعداد انسان اس طرح پیدا مو يك تقد، اور مينموند حضرت مريم عليها الصلوة والسلام بهي مشامده كريكي تقى -اس میں کونسااستبعاد تھا کہ اللہ سجاندوتعالی کویہ کہنا پڑے کہ بیہ بات میرے لئے آسان ہے ، ماں اور باپ سے سلسلہ تناسل تو ہزاروں سالوں سے چلا آ رہا تھا اس پر نہ تو خود 🥈 حضرت مريم عليهما الصلوة والسلام كوتعجب جوتا اورندبي الروح الابين كوالله سبحانه وتعالى کے اس پیغام دینے کی ضرورت ہوتی ، اس سورت میں اس واقعہ ہے بل حضرت ذکریا علیہالصلوٰۃ والسلام کا واقعہ نہ کورہے،ان کو بھی جب بیہ خوشخری ملی کہان کے ج kakkakka

کی ہاں بھی بیٹا ہونے والا ہے، تو انہوں نے بھی تعجب کا اظہار فر مایا کیونکہ وہ خود تو پیرانہ کی سالی کی آخری سرحد پر بھنج کھے تھے۔ ﴿ وَقَدُ بَلَغُتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴾ ترجمه:اور میں بڑھایے کی انتہا کو بیٹی چکا ہوں (سورة مريم پ 16، آيت نمبر 8) 🧣 اوران کی زوجه محتر مه بانجه تقیس لهذاان کا تعجب کا اظهار بالکل برمحل ہےاوراس تعجب پر 🧣 لل تكميهم الصلوة والسلام ني بهى بهى جواب دياتها كه: ﴿ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيْ هَيِّنُ الآية ﴾ ترجمہ:الله نے فرمایا! ہاں ایسے ہی ہوگا، تیرارب بیکهدر ہاہے کہ ييمرك لي الله (الورة مريم به 16، آيت نبر 9) یعی " بیربشارت ہم اپن طرف سے نہیں دے رہے بلکہ اللہ سجانہ و تعالی نے ہی ایسا ج فرمایا ہے، کہاس طرح ہوگا اور میرے لئے بیآسان ہے " یعنی بوڑ ھے اور بانجھ سے 🕏 اولاد کی تخلیق الله سجانہ و تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل بات نہیں کو ہمارے لیے یہ بات 🔞 واقعنا تعجب الكيزب، عام حالات مي اي بوره اور بانجه مال باب ساولاد پيدا کی نہیں ہوا کرتی لیکن سجانہ و تعالی جو خلاق علیم ہے اس کے لیے اس میں کوئی مشکل نہیں۔ لہذا حضرت مریم علیما السلام کو جبریل امین نے جو بیہ بتایا کہ بیہ بشارت الله سبحانه و تعالیٰ کی جانب سے ہاوراس خالق بے شل کے لئے یہ بالکل آسان ہے، یعنی وہ ہ جس طرح ماں باپ سے اولا دپیدا کرتا ہے ای طرح بغیر باپ کے پیدا کرنے پر بھی ہ





انساف شرط ہے۔اور پھرائ سورة آل عمران میں ای آیت کریمد کے بعد بیفر مایا۔ ﴿ فَمَنُ حَـآجُكَ فِيُهِ مِنْ بَعُدِ مَا جَآءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلُ تَعَالَوْا نَدُعُ ٱبْنَاءَ نَا وَ ٱبْنَاءَكُمُ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآ ءَكُمُ وَٱنْفُسَنَا وَ ٱنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجُعَلُ لَّعُنَتَ اللَّهِ عَلَى الكٰذِبيْنَ ﴾ ترجمہ: پھراگر کوئی علم (وحی) آجانے کے بعداس بارے میں آپ ہے جھگڑا کر بے تو آپ اسے کہیے، آؤہم اورتم اپنے اپنے بچوں کواور بیو یوں کو بلالیں اور خود بھی حاضر ہوکر اللہ ہے گڑ گڑ ا کر دعا کریں کہ جوجھوٹا ہو،اس پراللہ کی لعنت ہو۔ (سورة آل عمران پ3،آيت نمبر 61) لین اس قاطع بر ہان کے بعد بھی بیسیدھی راہ سے بٹے ہوئے لوگتم سے مباحثہ و مناظرہ کریں اور حق کے سامنے اذعان کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو انہیں کہو آؤاب ہم دونوں فریق مباہلہ کریں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے دعا کریں کہ جھوٹے پرلعنت ہو۔ میہ کی مبلله کی دعوت من کروہ نجران کے عیسائی جزیددیے پرداضی ہوگئے اور بغیر مبلله کئے واپس ہوگئے۔ اگردرخانهٔ کساست یک حرف بس است صدی اور میں نہ مانوں کی رے لگانے والے کا کوئی علاج انسانوں کے پاس تہیں ہے

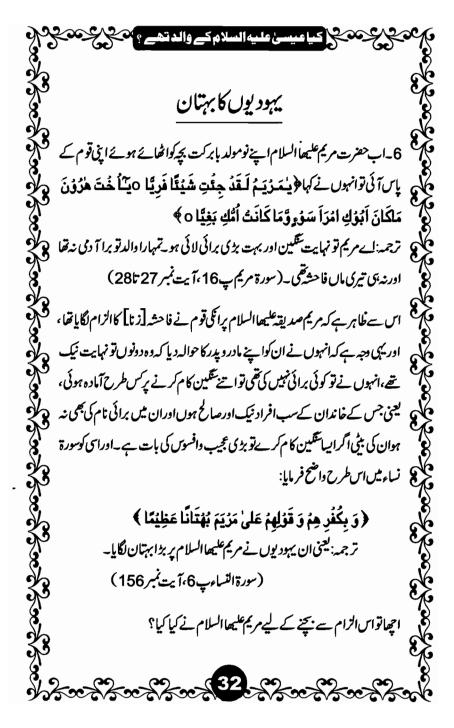


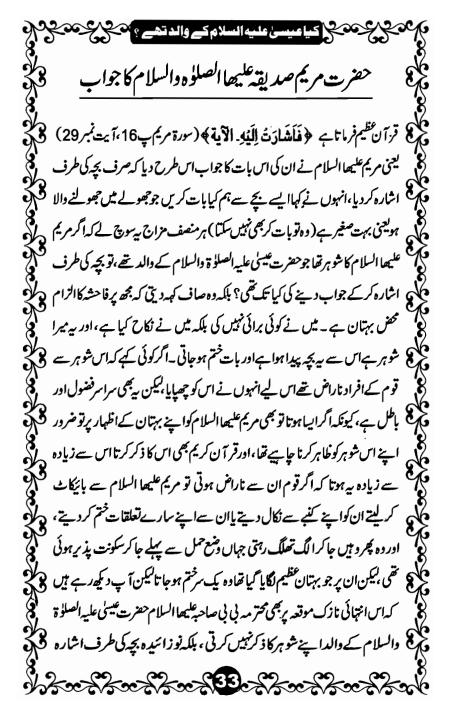
کیاعیسی علیہ السلام کے والد تھے ؟ آتا ہاور قرآن کریم میں سورۃ انبیاء میں تواس طرح آتا ہے۔ ﴿ وَالَّتِئْ أَحُصَنَتُ فَرُجَهَا فَنَفَخُنَا فِيُهَا مِنُ رُّوُحِنَا۔ الآية ﴾ ترجمہ: اور وہ یاک دامن عورت جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی پھرہم نے اپنی روح سے ان کے اندر پھو تکا۔ (سورة انبياء پ 17 آيت نمبر 91) لینی اورجس نے پاک دامنی اختیار کی اس میں ہم نے اپنی روح پھونکی ، اس آیت میں فِيُهَا مِن جَوْمير (ها) بيرم يم عليها السلام كي طرف لوشاب كيكن اس طرح للخ روح توسب مولودوں میں اللہ تعالی کی طرف سے ہوتا ہے اس میں مریم علیما السلام کی کوئی خصوصیت نہیں کیکن سورۃ التحریم میں بیآ یت اس طرح ہے۔ ﴿ وَ مَرُيَّمَ ابْنَتَ عِمُرْنَ الَّتِيُّ آهُصَنَتُ فَرُجَهَا فَنَفَخُنَا فِيُهِ مِنُ رُوحِنَا . الآية ﴾ ترجمہ: اور مریم بنت عمران کی بھی [مثال ہے]جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ، پھرہم نے اس کے اندرا پی روح پھونک (سورة التحريم پ 28، آيت نمبر 12) یہاں[فینه] کاضمیرجیب کی طرف لوشا ہے اور جیب سے مرادگریبان ہے۔ احصان الہدیب ، کنامیہ ہے پاک دامنی سے یعنی الی پاکبازعورت کر اس نے اسپے گریبان تك بھى كسى كو ہاتھ لگانے نہيں ديا تھا۔ بہر حال تو پھر ہم نے اس [مريم] Forthooks with Hooks with with only

کی کیا میسی ملیہ السلام کے والد تھے ؟ 🛭 کے گریبان میں اپنی روح پھونکی ہیآ یت کریمہ واضح کردیتی ہے کہ بیت تصرف (روح 🕏 يهونكنا) جبريل امين عليه الصلوة والسلام كى جانب سے تھا، كيونكه الله سجانه و تعالى كاخود 🗞 كى ميں پھونك مارنے كا تو تصور بھى نہيں كيا جاسكتا ، كيونكہ الله سبحانہ و تعالیٰ كی ذات الی باتوں سے پاک ہے ہاں نفخ کی نسبت اللہ سجانہ وتعالیٰ کی طرف اس لئے ہے کہ جریل امین نے بیر پھونک اللہ سجانہ و تعالیٰ کے حکم سے ہی ماری تھی ، اور اس کے بہت ۾ سےامثلہ ہيں مثلا'' سورة ذاريات پ27، آيت نمبر 32 تا33'' ميں ہے کہ حضرت ج ابراہیم علیہ الصلوة والسلام نے آئے ہوئے فرشتوں سے دریافت فرمایا کہتمہارے ﴿ يَكَ كَاكِيامقعد إله الهول في جواب ديا! ﴿ إِنَّاۤ أُرُسِلُنَآ إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجُرِمِيْنَ ٥لِنُدُرْسِلَ عَلَيْهِمُ حِجَارَةً مِّنُ طِيُنٍ ﴾ ہم قوم کے مجرمین کے طرف بھیج گئے ہیں تا کہ ان پرمٹی کے پھر برسائیں لیکن دوسری جگهاس فعل کوالله سجانه و تعالی نے اپنی طرف منسوب فرمایا۔ (ارشاد باری تعالی ہے) ﴿ فَلَتَّاجَآءَ أَمْرُنَا جَعَلُنَا عَالِيَهَا سَا فِلَهَا وَ أَمْطُرُنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنُ سِجِيُلٍ مَّنُضُورٍ ﴾ ترجمہ: پھرجب ماراتھم آگیا تو ہم نے اس آبادی کے اوپر کے حصد کونچلاحصہ بنادیا۔ پھران ریھنگری قتم کے تدبیتہ پھر برسائے (سوره هودپ12، آيت نمبر82) کی ای طرح سورة حجرمین بھی اس فعل کواپی طرف منسوب فر مایا۔ hkakkakkak<mark>W</mark>akkakkakkak

و [ارشادباری تعالی ہے] ﴿ وَالْمُطَرُنَا عَلَيْهِمُ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلِ ﴾ ترجمہ: اوران ریکھنگرفتم کے پھر برسائے۔ (سورہ تجرب14، آیٹ نمبر74) بیاس کیے کہ فرشتوں نے جو پھران پر برسائے وہ اللہ سجانہ وتعالی کے حکم ہی ے برسائے تھے ۔مقصدیہ کہ بیمل جریل امین کی چھونک سے قراریا گیا جوانہوں نے الله سجانہ و تعالیٰ کے تھم سے مریم علیما السلام کی جیب [ گریبان] میں پھوکی تھی، اور تفاسير كى روايات صحيح موكنين اور جبريل عليه الصلاة والسلام كاليه تصرف بهى اس ير 🧣 وضاحت کے ساتھ دال ہے، کہ مریم علیما السلام کا نکاح نہیں ہوا تھاا گر نکاح ہوا ہوتا تو 🧣 جريل امين عليه الصلؤه والسلام كاس تفخروح كى كوئى ضرورت ندهى اور جريل عليه و الصلوة والسلام كاييفر مانا ـ ﴿ لِاَهَبَ لَكِ غُلْمًا رُكِيًّا ﴾ میں اس کیے آیا ہوں کہ میں آپ کواللہ سبحانہ و تعالی کے حکم سے ایک یا کیزه صفت فرزندعطاء کروں۔ (سورة مريم پـ 16 آيت ٽمبر 19) اگریدان کا تصرف الله سجانه و تعالی کے حکم سے نہ ہوتا تو ایبا فرمانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پھر بد بات بھی قابل غور ہے کہ مریم علیما السلام حمل قرار پاجانے کے بعد دور دراز مکان پر کیوں چلی گئ ؟ کیا نکاح کرنا کوئی ناجائز بات تھی کہ جس کو چھپانے کے لیے کی اوردوسری جگہ چلا جانا ضروری تھا۔ ہاں بغیر باپ [بچیر] پیدا ہونا یہ بات بظاہر قابل اعتراض بات تقى ،اور اگراس حالت ميس ده اس جگه پردېتى نو وه لوگ اس كى Lackack whi

زندگی بی دو بحر کردیتے ، اور ان کو ضع حمل تک وہاں چین کے ساتھ رہنا نصیب نہ ہوتا ﴾ کیا پنة وه لوگ کیااقدام کرتے اس لیے یہ بالکل قرین عقل وقیاس نظر آتا ہے؛ کہان کو بہر حال وضع حمل تک تو کہیں اور جگہ ان سے بالکل الگ تھلگ جاکر رہنا چاہیے تھا، تاکہ وضع حمل تو خیریت ہے ہو پھر جو اللہ سجانہ و تعالیٰ کی مرضی ہوگی ای طرح ہوگا۔ حضرت مريم عليهاالسلام كى يريشاني 5-وضع حمل كودت جب مريم عليها السلام في آف والطوفان كاتصور كيا توبهت ) کیریشان ہوئیں اور کہا کاش! میں اس سے پیشتر ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہوجاتی تا کہ کوئی میری بیدحالت نه دیکی سکتا ، اس پر بھی ان سے کہا گیا کہ تم نه ڈرواور نه تم بی کوئی میری بیدحالت نه دیکی سکتو کہددینا کہ میں نے اللہ سجانہ و تعالیٰ کے لیے روزہ 🛭 کی نذر کی ہےاس لیے آج کسی ہے بات نہیں کرونگی ۔ ( یعنی باقی محاملہ کوہم خود نمٹ 🔾 لينك )\_اگرحفرت عيلى عليه الصلاة والسلام كوالد بوت تونه بى مريم عليها السلام كو 🧣 اس قتم کی کوئی پریشانی لاحق ہوتی اور نہ ہی انہیں لوگوں کے کہنے پر خاموش رہنے کا امر 🧣 ہوتا بلکہ انہیں امر ہوتا کہ وہ کہد دے کہ کوئی بات نہیں او بیمیرا شوہرہے، میں نے کوئی ) فلط یا نا جائز بات نہیں کی ۔کیا بیرواضح دلیل نہیں اس بات کی کھیٹی علیہ الصلوۃ والسلام کے کوئی والد نہ تھے؟



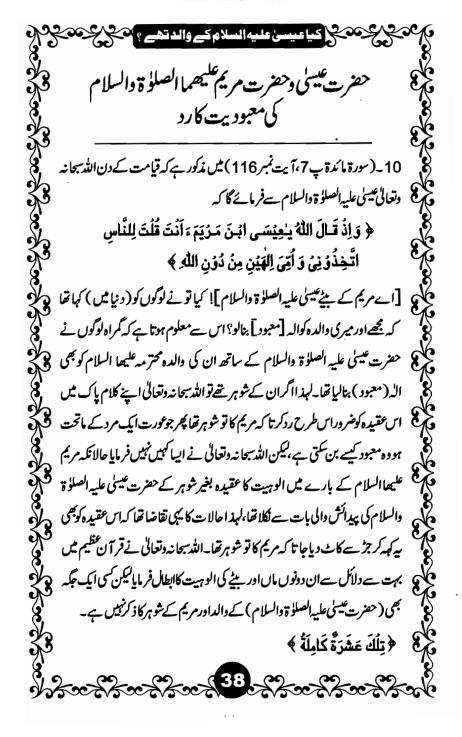


محرج تحكم كياعيسي عليه السلام كي والدتهي والمحرج کرتی ہے جس سے اس کی قوم کو اور بھی تعجب ہوا کہ ہم تو ان سے اس تقین بات کی مفائی طلب کررہے ہیں اور بیاس بچہ کی طرف اشارہ کررہی ہے جس میں گویائی کی اس میں گویائی کی اس کر ہے جس میں گویائی کی جس کر ہے جس ک کی کوئی طانت نہیں! حضرت عيسى عليه الصلؤة والسلام كاباتيس كرنا 7\_اس پرید بابرکت بچه (حضرت عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام) بول پڑا - بینومولود بچه الله سجانہ و تعالیٰ کے حکم سے بولنے تو لگا لیکن انہوں نے بھی اپنی پوری بات میں پنہیں کہا کہ آپ میری والدہ مطہرہ پرغلط اور نارواالزام لگارہے ہیں، میرا تو والدہ، جس کا نام فلاں ہے اور وہ میری والدہ محتر مہ کا جائز شوہر ہے، بلکہ انہوں نے اول تو اینے متعلق بيربتايا كهوه الله سجانه وتعالى كے بندے ہيں الله سجانه وتعالى نے ان كوكتاب دى ے اور ان کونی بنایا ہے۔ مجھے باہر کت بنایا ہے جہاں بھی ہوں اور مجھے نماز کی اقسامت و ایتاء الزکواة کی مرایت کی ہے جب تک زندہ رموں۔ اگران کے دالد تھے تو ان باتوں کے ساتھ اس کا بھی لا زمی طور پر ذکر کرتے مگر اس کا اشارة بھی ذکر نہیں کیا، آخر کیوں؟ جب الله سبحانه وتعالى نے اتناعظیم الشان مجزه د کھایا تو ساتھ ہی اس مبارک بچہ سے بیہ بھی کہلوالیتا کہ واقعتان کے جائز والدہاں سے قطعی اعراض کس لئے؟ 8 هر الارجيد فرمايا ﴿ وَبَرَّا كَبِوَ اللَّهِ فَ اور جَصاللت عادر الله الله عادر الله عادر الله عالى الله عالى نے اپنی والدہ مطہرہ سے نیکی کرنے والا بنایا (سورۃ مریم پ16، آیت نمبر32) 🕏 اگران کے والد ہوتے توانہوں نے اپنے متعلق صرف والدہ مطہرہ سے نیکی کرنے پر Lakkarkarkitan (34)

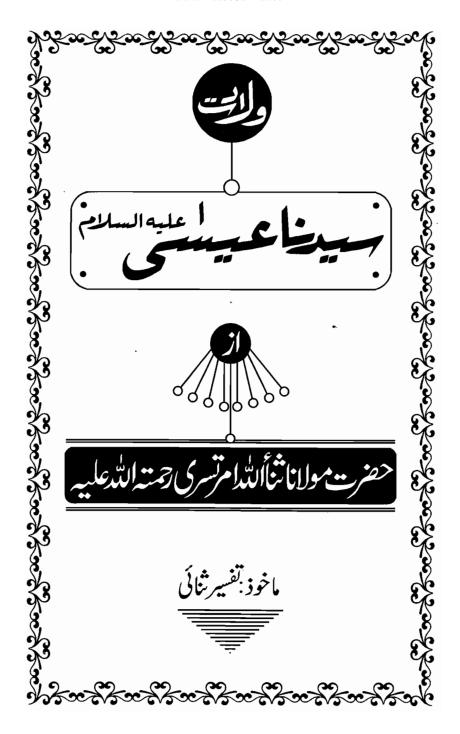
المركز كياعيسى عليه السلام كي والدتهي كرك 🛭 اکتفاء کیوں کیا؟ کیا انبیاء کرام علیهم الصلوٰۃ والسلام اپنے آباء سے نیکی کرنے والے نہیں ہوتے ؟ای سورة میں پہلے ركوع میں حضرت ذكر ياعليه الصلوة والسلام كا قصه ب ع اس میں حضرت یحیٰ علیہ السلام (حضرت زکر یا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرزند کے متعلق ہیہ وارد ہے کہ ﴿ وَ بَسِنَّا كَبِوَ اِلدَيْسِهِ للغ ﴾ يعنى يجيٰ عليه الصلوة والسلام اسپنے والدين [ماں اور باپ] سے نيكى كرنے والے تھے (سورة مريم پ 16، آيت نمبر 14) لہذا اگر بالفرض عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد تھے تو ان کو بالصرورۃ بیفر مانا 🖁 ﴿ وَبَدَّاكِبِ وَإِللَّهِ بِي ﴾ اورالله سجانه وتعالى في مجصابي مان اورباب وونون سے ﴿ نیکی کرنے والا بنایا ہےا ورصرف والدہ محتر مدیرا کتفاء ندفر ماتے۔ اللَّدسجانه وتعالى كاامر (كن فيكون) 9۔اس قصہ کو پورا کرکے آ گے اللہ سجانہ و تعالیٰ اس پر مختفر تبصرہ فرماتے ہیں ﴿ ذٰلِكَ لَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيْهِ يَمْتَرُونَ ٥ مَلكَانَ لِلهِ اَنْ يُتَّخِذَ مِنُ وَلَدٍ سُبُحْنَهُ إِذَا قَضَى آمُرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ ٥﴾ يعن "يي بحضرت عيلى عليه الصلاة والسلام كم تعلق وه حق اور سچى بات جس ك م بارے میں بیشک کررہے ہیں۔اللہ کی بیشان ہی نہیں کدوہ سی کو بیٹا بنائے وہ ان سب خامیوں سے پاک ہے جب کی کام کے کرنے کا فیصلہ فرما تا ہے تو اس کو کہتا ہے ﴿ كَهُ مُوجِا تُوهُ وَمُوجًا تَا ہِـ (سورة مريم پ16، آيت نمبر 34 تا35) htmlfmlfml35clfmlfmlfml

ليتن اس سارے قصه كا حاصل بيہ كرحضرت عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام نہ تو الله تصاور نداللہ کے بیٹے تھے، بلکہ اللہ کے بندہ اور نبی تھے جواللہ سجانہ وتعالیٰ کی قدرت كالمد بغير والدصرف إني والده محترم مريم عليها السلأاس پيدا موي اوراس وجب کی میگراہ لوگ ان کے بارے میں شک میں پڑ گئے ہیں، حالانکہ اللہ سجانہ و تعالیٰ کے لیے يكوكىم مشكل بات نبيس ہے، كى بات يا چيز كے وجود ميس آنے كے ليے الله سجاند وتعالى كا "كن" كاامركافى ب، لهذااس فحضرت عيلى عليه الصلوة والسلام كى پيدائش يس بھی اپن قدرت کاملہ سے کاملیا ورمریم علیما السلام کی طرف اپنے اس کلمہ " کسن" کو متوجه کیا اوران کے بطن میں مل قرار یا گیا، اس لیے جس کواللہ سجانہ وتعالیٰ کی قدرت كالمد برايمان مو اس كے ليے تواس ميں كوئى اچھوتى بات نبيس اب معقل سليم والا آ دمی سوچ سکتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰ ق والسلام کی الوہیت یا ابنیت والے عقیدہ کوختم کرنے کے لیے صرف بیکافی تھا کہ الله سجانہ و تعالی فرما دیتا کہ 'اے عيسائيون تم كدهركو جلے جارہے ہوحضرت عيسىٰ عليه الصلاة والسلام كے تو والد تھے پھروہ الله سجانه وتعالى كے بيني كس طرح بن محتے ؟ ليكن اس مخفرى بات (جواصل مراہى والےعقیدہ کو جڑ سے کاٹ دیتی ) کے بجائے اتنامفصل قصد اکلی ولادت اور اپنی کا ملد کا اظهار وغیره وغیره ی طرف قرآن تحیم کارخ بهارے لیے داضح دلیل اور قاطع بربان نبيس كدفى الحقيقت حضرت عيسى عليه الصلوة والسلام كوالدند تقع؟ اس حقيقت كوجهي پيش نظر ركيس كه جب ابتداء مين الله سبحانه وتعالي كالجميجا موافرشته مریم علیما السلام کے پاس بشارت کیکرآیا تھاوہ اگر صرف ایک بابر کت ہستی کی

محرج کیامیسی علیه السلام کے <u>والد تھے ؟</u> 😵 پیدائش کی بشارت دیے آیا تھا،تو بس صرف یہ بشارت دیکر چلاجا تا کیکن ایسانہیں ہوا بلکہ 😵 مریم علیما السلام کے دریافت کرنے پر کہ بن باپ فرزند کیے ہوگا تو اس وقت بھی اللہ وقت اللہ میں بیآ یت کریمہہے۔ ﴿ قَالَ كَذٰلِكِ اللهُ يَخُلُقُ مَا يَشَآهُ ٥إِذَا قَضْى آمُرًا فَإِنمًا يَقُولُ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ ﴾ لینی الله سجانه و تعالیٰ اس طرح اپنی قدرت سے پیدا کر تار ہتا ہے وه جبكى بات كافيصله كرتاب تواس كوامر فرماتاب كه وجاتو مو جاتا ہے۔ (سورة آل عمران پ3، آیت نمبر 47) 🛭 اور یہاں سورۃ مریم میں قصہ کے اختتام پر بھی یہی فرمایا کہ اللہ کے لئے بیکوئی مشکل 🖁 باتنہیں وہ صرف کے نے سے امر کرتا ہے اور وہ ہوجاتا ہے۔ اور جب نجران کے ﴾ عيسائي مقابله كے ليے آئے تھے تب بھی الله سبحانه و تعالی نے يہی الفاظ ان كوسانے کے لیے اتارے تھے، جیسا کہ اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے۔ بہر حال قرآن کریم میں جس جگہ بھی حفرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش کا ذکر آتا ہے یاان کے ہ بارے میں الوہیت یا ہبیت کے تقیدہ کا ابطال مقصود ہوتا ہے، تو اللہ سجانہ وتعالیٰ یہی فرماتا بحالانكداكر بالفرض حضرت عيسى عليه الصلاة والسلام كوالد تص ، تواس وقت 🧣 کے حالات کا نقاضا تو بیرتھا کہ فوراً کہد دیا جاتا کہان کے تو والد تھے، وہ اللہ سجانہ و تعالیٰ 🙀 كے بيٹے ہيں ہوسكتے اس كى بجائے ہرجگدا پنى قدرت كالمدكا ذكر ندكيا جاتا، كيااس سے کا بھی کوئی بات زیادہ واضح ہوسکتی ہے؟ htsottoottootTottoottoot



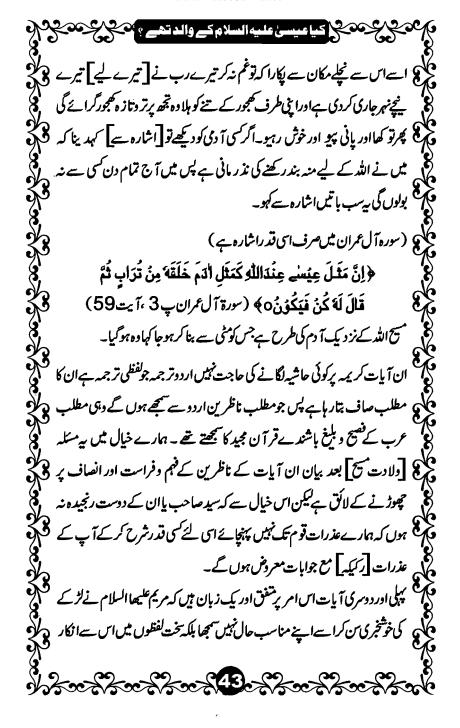
ان براہین قاطعہ کے مدنظر پوری امت المسكااس[بات] براجماع نب، كه حضرت عيلى ي عليه الصلوة والسلام بغير والدالله سجانه وتعالى كى قدرت كالمه سے صرف اپنى والده مطهره مريم عليها السلام سے بيدا ہوئے \_اوريمى سبيل الموشين [مومنون كاراسته] ب\_لبذا 🛭 اس سے جوبھی انحراف کرے گاوہ مومن ومسلم ہر گزنہیں ہوسکتا۔لہذا جو محض ایساعقیدہ 🕱 ر کھےوہ مسلمان نہیں اس لیےان کی اقتداء میں نماز ہر گرجائز نہیں ہو کتی۔ هذا ما  $rac{8}{2}$  عـندى والعلم عندالله العلام وهو أ علم بالصواب وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين۔ و صلى الله عني خير حلقه سيدنا محمد و آله وأصحابه أجمعين و بارك و سلم. وأناأحقر العباد محت اللدشاه راشدي عفا الله عنه عشية يوم الأحد ١٢ـ ربيم الثاني ـ ١٤١٠ ه الهجري ١٢ـ ٤ ـ ١٤١٠ ه الطالق 1989-11-12 للثاني عشر من شهر التشرين الثاني. ١٩٨٩ء المسيح Zazzazzaz<del>i</del>

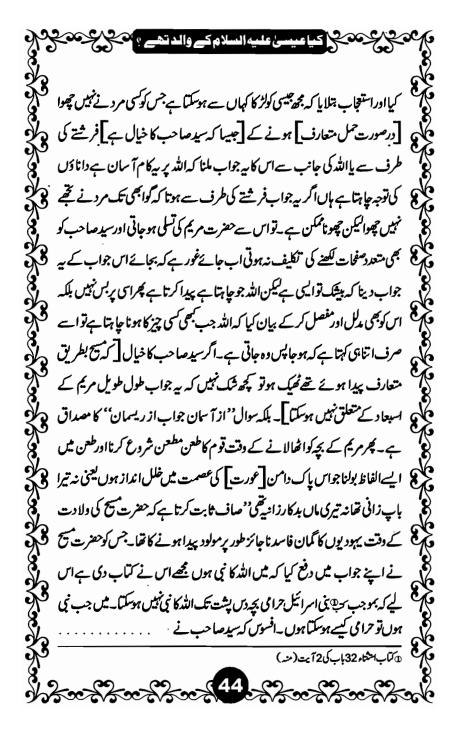


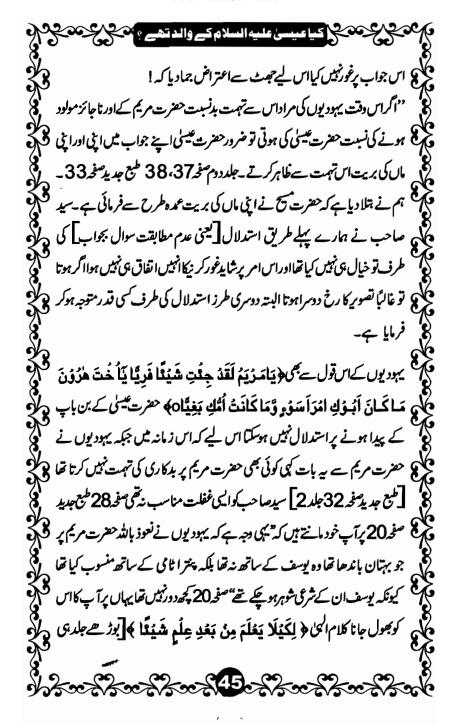
ولادت عيسى عليهالسلام ﴿ إِذْ قَسَالَتِ الْمَلَمُ لِكُنَّ ﴾ ان آيول من الله تعالى ايك ايسى بزرگ اور ياك آوى كى پیدائش کا جمالی بیان کرتا ہے کہ جس کی پیدائش، وفات بلکہ کل زندگی کے واقعات میں لوگوں کی مختلف را کیں ہورہی ہیں عموماً ہرا کی مخص سے بیمعاملہ تو ہوتا ہے کہاس کے دوست ودشمن کی آراء مختلف موتی میں گرید بزرگ [سیدناعیسی علیدالسلام] اس بات میں بھی سب سے زالے ہیں ، یہودان کے دشمن [بلکه دراصل اینے دشمن] متھا کی رائے ان کی نسبت خالفانہ تو اس اصل عداوت کی فرع اور اس شاخ کا تمرہے ، مگر ان کے نادان دوستوں [عیسائیوں] نے بھی آپ کی نسبت دراصل مخالفانہ ہی رائے لگائی جس کا ذکرایے موقع پرآئ گا۔طرفہ بیکہ جس مسئلہ [ب باپ والادت کے ليے بيحاشية تجويز مواجاس ميسب كےسب يك زبان متفق بيں، كوا كے ا تفاق كى بنا مختلف ہی کیوں نہ ہوآ کیج خالف میہودتواس حیثیت سے آپ کو بے باپ [حقیق] مانتے ہیں ، کہ وہ جناب کی پیدائش بدگمانی اور گتاخی سے ناجائز طور کی کہتے ہیں۔ عیسائیوں نے جناب والا کی نبست عجیب عجیب بعیدانہ قیاس باتیں گھڑی ہیں اللہ اور الله كابيثاتوان كے ہاں عام طور پر زبان زد ہے۔ باپ كے ہونے كے وہ بھى زمانہ 🧟 شروع اسلام ے آج تک ای امر کے قائل ہیں کہ سے باپ پیدا ہوئے تھے، گر اس زماندا خیر میں سرسیداحر خان مرحوم نے اس سے انکار کیا ہے فرماتے ہیں، کدوہ ب باپ ند سے بلکمثل دیگر بچوں کے ماں باپ دونوں سے پیدا ہوئے سے،اس لیےاس حاشید میں ہمسے کی ولادت کے متعلق دوطرح سے بحث کریں محے ایک ان آیات

كياعيسى عليه السلام كے والد تھے ؟ و سے جن میں مسیح کی ولادت نہ کورہے۔دوسری ان بیرونی شہادتوں سے کریں گے جن 😵 كوسيرصاحب بحى كسى قدرمعترجانة بين -اى سورة آل عمران مين يون فرمايا-﴾ ﴿ إِذْقَالَتِ الْمَلَّبِكَةُ يَمَرُيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنُهُ اسْمُهُ الْمَسِيئحُ عِيْسَى ابُنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَٱلأَخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهُ دِوَ كَهُلَّا وَّمِنَ الصَّلِحِيْنَ ٥ قَالَتُ رَبِّ أَنتَى يَكُونُ لِي وَلَدَّ وَّلَمْ ي يَـمُسَسُـنِـىُ بَشَـرٌ قَـالَ كَـذَٰلِكِ اللهُ يَـخُلُقُ مَا يَشَآءُ إِذَا قَضَى اَمُرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ٥﴾ (سودة آلعران پ 3 آيت 45 ت47) جب فرشتے نے کہااے مریم بیشک اللہ کھتے اپی طرف سے ایک لڑے کی خوشخری دیتا ﴿ ہے جس کا نام عیسیٰ میں مریم کا بیٹاد نیااور آخرت میں معزز اور [اللہ کے] مقربوں سے ا ہوگا اورلوگوں سے کہوارہ اور بڑھا پے میں کلام کرے گا اور وہ نیکوکاروں سے ہوگا۔ مریم علیما السلام نے کہا اے میرے رب جھے کس طرح سے لڑکا ہوگا حالانکہ جھے کسی بشرنے ہاتھ نہیں لگایا فرشتے نے کہا تو ایسی ہے اللہ جو چاہتا ہے کردیتا ہے جب کسی چیز کو پیدا چ کرناچاہتا ہے واسے اتناہی کہدیتا ہے کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے۔ وسری جگه سودة مریم میں اس سے بھی کسی قدر مفصل بیان ہے۔ ﴿ وَاذْكُدُ فِي الْكِتْبِ مَرْيَمُ إِذِا نُتَبَذَتْ مِنْ آهُلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ٥ فَاتَّخَذَتُ ي مِنْ دُونِهِمُ حِجَابًا فَأَرْسَلُنَآ إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ٥ مِ قَالَتُ إِنَّىٰ اَعُوٰذُ بِالرَّحُمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ٥ قَالَ إِنَّمَاۤ آنَا رَسُولُ ﴿ كَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلْمًا زَكِيًّا ٥ قَا لَتُ اَنَّى يَكُوْنُ لِى غُلْمٌ وَّاَمُ يَمُسَسُنِىُ ﴿ Lathathath Lathathack

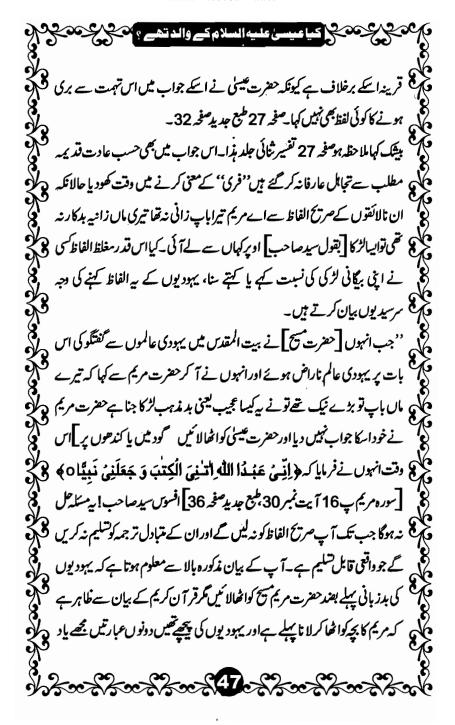
کے کیاعیسی علیہ السلام کے والد تھے ؟ ﴾ بَشَرَّوَّامُ اَكُ بَغِيًّا ٥ قَـالَ كَـذَٰلِكِ قَـالَ رَبُكِ هُوَ عَلَىٌ هَيِّنٌ وَلِنَجُعَلَهُ ٓ أَيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً يِّنَّا وَكَانَ آمُرًا مَّقْضِيًّا ۞ فَحَمَلَتُهُ فَانْتَبَدَّتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ٥ فَـا جَآءَ هَا الْمَخَاصُ إلىٰ جِذُعِ النَّخُلَةِ قَا لَتُ يلَيْتَنِيُ مِثُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنُتُ نَسُيًا مُّنُسِيًّا ٥ فَنَادُهَا مِنْ تَحْتِهَٱ ٱلَّا تَحْزَنِي قَدُ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ٥ وَهُزِّئَ الْيُكِ بِجِدُعِ النَّخُلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ٥ فَكُلِيُ وَاشُرَبِي وَ قَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنٌ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُولِي ﴿ إِنِّىٰ نَذَرُتُ لِلرَّحُسٰنِ صَوْمًا فَلَنُ أَكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا٥ ﴾ مريم كاذكر كتاب ميں بيان كرجس وقت وہ اپنے گھر والوں سے مشرق كى جانب ہوگئ اوران سے دور ایک پردہ اس نے بالیا ۔ پس ای حال میں ہم نے اپنا رسول [جرائیل]اس کی طرف بھیجا۔وہ کامل آ دمی کی شکل میں اس کے سامنے آیاوہ [مریم بیجا پی پاکدامنی کے اس سے بولی کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں ہوں [ مین تیرے سامنے آنے کو پندنیوں کرتی اگر تو نیک ہو آ کے سے بٹ جادہ بولا میں آدی نمیں ﴾ بلکہ تیرے رب کا قاصد ہوں کہ تختے ایک لڑکا ہونے کی خبر دوں۔ مریم نے کہا جھے لڑکا ﴾ كيسے موكا حالانكد مجصے ندتو خاوندنے چھوا ہے اور ندبى ميں بدكار موں فرشتے نے كہا تو الی بی ہے تیرے رب نے کہا کہ مجھ پر بیکام آسان ہے اور ہم ایسابی کریں گے تاکہ اس کولوگوں کے لیے نشانی اور اپنی رحمت بنادیں اور بیکام تو ہوا ہے ۔ پس مریم حاملہ ہوئی پھروہ دور کی جگہ میں چلی گئ پھروہ در دزہ کی وجہ سے درخت مجور کے یاس آئی توبولی ہائے افسوس میں اس سے پہلے ہی مرکز بھولی بسری ہوجاتی پس فرشتے نے



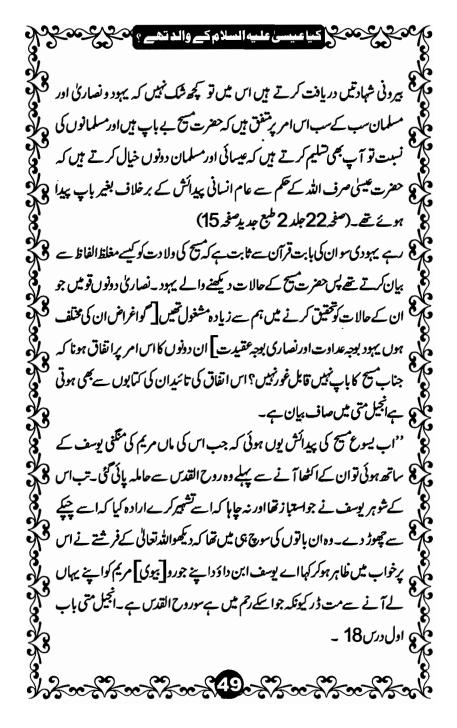




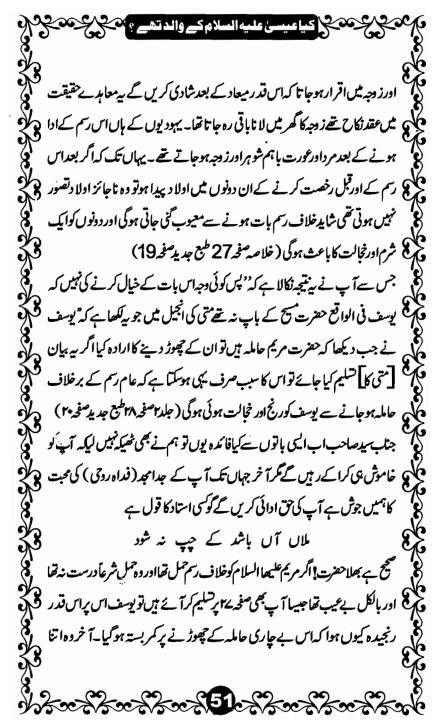
کیاعیسیٰ علیہ السلام کے والد تھے ؟ 🛇 کمول جاتے ہیں۔منہ ] کی تقدیق ہے اگر فرنادیں کہ صفحہ ۲۰ کی عبارت ولادت کے متعلق باوسفى 32 پرجوا نکار بوده اس وقت كمتعلق ب جب حضرت مريم عليها السلام حضرت عيسى عليه السلام كواثهالا في تقيس دونو عبارتيس مجهه ياد بين ميس بعولانهيس مارا مدعا بھی یہی ہے کہ وقت ولادت يبوديوں نے مريم پر تبهت لگائی تھی جس سے ٹابت ہوتا ہے کہ ! حضرت مسيح ان كے نزد مك ناجائز مولود تھے جس سے ہمارادعوى [ب باپولادت مسيح ] تقويت پذريه -آپ كافر مانا كرنداس آيت مين اس تم كي تهت كااشاره ج حرت افزا ہے۔ کاش آپ اس" آیت" کی بجائے" قرآن میں" کالفظ لکھ دیتے تومدت فیصله موجاتا کوئی مخالف آپ کے سامنے ﴿ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهُتَانًا عَظِيْمًا ٥ ﴾ (سورة النساءب 6 آيت 156) پیش نه کرسکتا ۔ سیدصاحب اب بھی موقعہ ہے معاملہ طے کریں مٹانہ رہنے دے جھڑے کو یار تو ٰ باقی رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باتی آپ فرماتے ہیں' دفری' کے معنی برلیج وعجیب کے ہیں۔اس لفظ سے غالباً یہود یوں فرمادی و شید اللہ عظیم المنكر آ ﴾ مراس سے بیبات كمانهوں نے حصرت مریم علیماالسلام کی نسبت ناجائز مولود ہونے کی تہت کی تھی لازم نہیں آتی بلکہ کی Looghood 46 Hooksood W



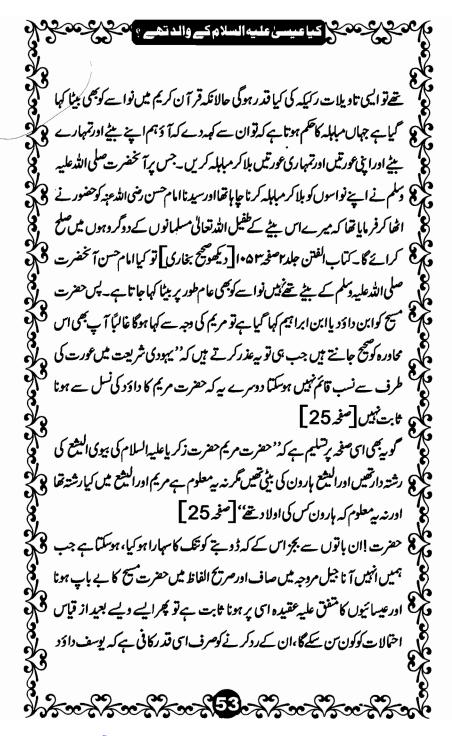
م بیں۔ میں بھولانہیں ہمارا حدی بھی یہی۔ دیکھوتو کیا وضاحت سے ارشاد ہے کہ۔ ﴿ فَاتَتُ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يِمَرْيَمُ لَقَدُ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴾ "پساس (مسے) کواٹھا کرائی قوم کے پاس لائی تو بولے کراے مریم تو عجیب چیز لائی ہے'سیدصاحب ان باتوں سے بجزاس کے کہ علماء میں ہٹی ہوکیا فائدہ آپ اپناعندیہ کوں نہیں کہدیے کہ اس مھینے تان سے آپ کا مطلب کیا ہے کہ جہاں آپ کو چھ نہیں سوجھتا وہاں خواب میں چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مریم کی فرشتے سے گفتگو کو جوآپ کے مذہب کے خلاف تھی [کیونکہ فرشتوں کے خارجی ہے آپ منکر ہیں ] خواب كاواقعه بتلايا ہے اوراس كى نسبت يوں ارشادفر مايا ہے كه۔ ''سورة مريم ميں حضرت مريم عليها السلام كى رويا [خواب] كا واقعه بيان ہوا ہے كه انہوں نے انسان کی صورت دیکھی جس نے کہا کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تا کہتم کو بیٹا دول" (طبع جديد صفحه 31) جناب! خواب کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اس برتے پر آپ علماء کو یہود یوں کے مقلد شہوت پرست،زاہدکوڑمغز ملاوغیرہ وغیرہ الفاظ بخشا کرتے ہیں۔ الله رے ایسے حسن یہ بیہ بے نیازیاں بندہ نواز آپ کی کے خدا نہیں آب بی بتلادیں اگر کسی صحیح روایت کے اعتبار پر بات کہنے سے یہودیوں کا مقلد بنتا لازم آتا ہے تو بے ثبوت بات کہنے پر کس کا خیراس کا فیصلہ تو ہم آپ کے جدامجد [فداء انی وامی ] کے روبروکرائیں گے انشاء اللہ۔ابہم اس مسئلہ [ولادت میں ] کے متعلق



کی انجیل لوقامیں یوں ندکورہے۔ اور چھنے مہینے جرائیل فرشتہ اللہ کی طرف سے جلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا بھیجا گیا ایک کواری کے پاس جس کی پوسف نامی ایک مرد سے جوداؤد کے گھرانے ے تھامنگنی ہوئی تھی اوراس كوارى كا نام مريم تھااس فرشتے نے اس [ي] پاس اندر آ کے کہا کہا کہ اے پہندیدہ سلام!اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے۔ 🧣 پر وہ اے دیکھ کر گھبرائی اور سوچنے گلی کہ یہ کیماسلام ہے۔ تب فرشتے نے اس سے کہا كدا مريم مت وركرتون الله ك حضور فضل بإيااورد كيوتو حامله موكى اوربيا جناكى 🖇 اوراس کا نام' یسوع'' رکھے گی وہ بزرگ ہوگا اوراللہ تعالیٰ کا بیٹا [نیک بنده] کہلائے 🧣 گا۔ [یدایک انجیل محاورہ ہے کہ نیک بندوں کواللہ کے فرزند کہا جاتا ہے] (انجیل متی۔5 باب منہ) ورالله تعالی اس کے باب داؤد کا تخت اسے دےگا۔اوروہ سدایعقوب کے گھر انے کی بادشابت كرے اور اسكى باوشابت آخر ہوگى تب مريم نے فرشتے سے كہا يہ كوكر ہوگا 🧣 جس حال میں مرد کوئییں جانتی فرشتے نے جواب میں اس سے کہا مریم کہروح القدیں 🧣 تھے پراترے گی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سامیتھے پر ہوگا اس سب سے وہ قدوں بھی جو ، بیدا ہوگا اللہ کا بیٹا کہلائے گا۔انجیل لوقاب باب اول درس 26 ۔ اس صاف اورسید سے بیان انجیل کو بھی سیدصاحب نے میڑھا بنانا چاہا آپ فرماتے ہیں۔ 'اس بات کوخود حواری حضرت عیسیٰ کے اور تمام عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مریم علیما السلام کا خطبہ یوسف سے تھا۔ یہود یوں کے ہاں خطبہ کا میدستور تھا کہ شوہر akakakathata



تو جانتا ہوگا کہ بیکر توت ساری میری ہے بالفرض اگراس کوخلاف رسم حمل ہونے سے شرم تھی تو فرشتے نے خواب میں آ کراس کی کیا تسلی کی کہاہے بوسف ابن داؤدا پی جورو مریم کو یہاں لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جواس نے رحم میں ہے سوروح القدس سے ۾ ہے۔(متیباب،آیت20) کیااس سے وہ حمل جوخلاف رسم سے ہوا تھا موافق رسم ہوگیا ایسے فرشتے کو پوسف خواب ہی میں جواب دیتا کہ حضرت جس خجالت کی وجہ سے میں اسے چھوڑتا ہوں وہ روح القدس سے حاملہ ہونے سے تونہیں جاسکتی۔ میں تو اس لیے چھوڑ تا ہوں کہ خلاف رسم حمل ہے میری رسو ات متعلقہ شادی ابھی باتی ہیں۔ میں روح القدس کو کیا کروں میں اس شرم کے مارے پانی پانی ہوئے جاتا ہوں آپ مجھے روح القدس کا راگ سنائے جاتے ہیں ۔ افسوں اسید صاحب نے جیبا حضرت مریم کے سوال ﴿أَنَّى يَكُونُ لِي غُلْمٌ ﴾ ٤ جواب ﴿كَذَٰلِكِ اللهُ يَخَلُقُ مَا يَشَاءُ ﴾ برغورتيس فرمايا ای طرح اس پر بھی تدبرے کا منہیں لیااس امر پر بھی سیدصا حب بحوالہ انجیل متی ولوقا مصر بین کمین کوابن دا و دابن ابراجیم کها گیا ہے صفحہ ۲۳ اور قرآن میں ابراجیمی ذریت سے ہونا ثابت ہوتا ہے صفحہ ۲۵ نہیں معلوم ایسے صرت کیانات کے مقابلہ میں ایسے ضعیف احمالات کیا مفید موسکتے ہیں سیدصاحب ااصول شاشی میں بھی لکھا ہے کہ عبارات النص اشاره وغيره پرمقدم موتى ہے، فاقهم جس كودوسر كفظول ميل يول کہیں کہ صرت کمیان ہرطرح سے الی تاویلات پر مقدم ہوتا ہے، پس جبکہ صرت کم بیان الجیلی اور قرآنی دنوں اس پر [بشر طیکہ انصاف ہو] متفق ہیں کہتے علیہ السلام بے باپ



کے گھرانے سے تھا (دیکھوانجیل لوقاباب اول نقرہ ۲۷) 🧣 جب پوسف داؤد کے گھرانے سے تھا تو غالبًا مریم بھی اس خاندان سے ہوں گی جب تک کہ سی قوی دلیل سے ثابت نہ ہو کہ مریم خاندان داؤدی یا اسرائیلی سے نہیں تھیں في ای قدرکا فی ہے. ہاں آپ کااس فقرہ الجیلی پر کہ جیسا کہ گمان تھادہ [مسے] یوسف کا بیٹا تھا (لوقا باب 3 درس33) نظر ڈالنا بھی جرت بخش ہے جبکہ یہی لوقا صاف الفاظ میں مسے کی ولادت ب باپ لکھتا ہے تو پھرا یے محاورات سے کیا نتیجہ۔علاوہ اسکے ہوسکتا ہے کہ یہ بیان ان کااس پربنی ہوکہ سے بعد ولادت اسکے گھر میں رہے جبیبا کہ رہیب کو بیٹا کہہ دیا کرتے ہیں۔افسوس ہے کہ سیدصاحب اس ستلہ پیں اہل معانی کا قاعدہ بھی بھول گئے کہ موحد اگر انبیت الدبیع البقل کے تو اس میں نسبت مجازی ہے ۔ اس مسئلہ [ولادت مسیح] پرسید صاحب کے ہم خیال ان آیات سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں جن میں انسان کی پیدائش کی ابتدانطفہ سے بیان ہوئی ہے تگر بعد غور ديكصين توبيا ستدلال ( اَوَلَمْ يَرَا لِانسَانُ اَنَّا خَلَقُنٰهُ مِن نُطْفَة ) (ترجمہ: کیاانسان دیکھانہیں کہم نےاسے نطفہ سے پیداکیا) (سوره ليبين پ23 ،آيت 77 ) ﴿ فَلَيَنُظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ٥خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِق ٥﴾ (ترجمہ:لہذ اانسان کود کھناچاہیے کہوہ کس چیز سے پیدا کیا گیاہے،وہ اچھل کر نگلنے والے پانی کے پیدا کیا گیاہے)(سورة الطارق،پ30،آیت5تا6) Laker Krock och

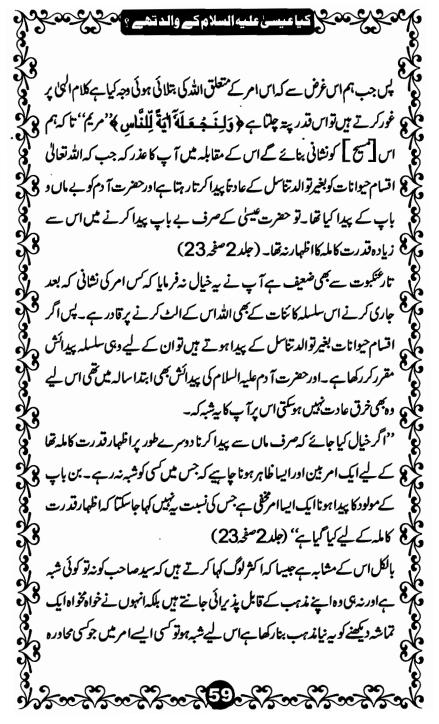
کیاعیسیٰ علیہ السلام کے والد تھ بھی ضعیف ہے اس لیے کہ ان آیات میں قضبہ کلینہیں بلکہ مہملہ ہے جس میں کل افراد 🗝 پر حکم ضروری نہیں جس کو دوسر لے لفظوں میں یوں کہیں کہان آیتوں میں سب انسانوں کی پیدائش کا ذکرنین بلک اکثر کا ہے، قریناس کا بیے کماس پیدائش کے بیان سے 🛭 متصل ہی انسان کی ناشکری ،غرور ، تکبر گردن کشی کا بیان عمو ما نہ کور ہوتا ہے جو اکثر افراد 🖁 انسان میں تو ہے کل میں نہیں بالخصوص حضرات انبیاء اور سے علیہم السلام کوتو ان سے کا کوسول دوری ہے بس ان آیول سے تمام افراد انسان کی پیدائش کا نطفہ سے ثبوت دینا گویاکل انبیاء کی نسبت یا کم سے کم سے کی نسبت ان کے گنا ہوں کا گمان کرتا ہے جو ان آینوں میں بیان ہیں ۔علاوہ اسکے اگرسب افراد پر بھی تھم ہوتواس اجمالی بیان سے دوسری آیت سے کونکال سکتی ہے جبیبا کہ عام مخصوص البعض کا قاعدہ ہے مثلاً ایکِ آیت <sub>(</sub> میں فر ماما کیہ! ﴾ ﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمُ وَ يَذَرُوْنَ اَزُوَاجًا يُتَرَ بَّصُنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ أَشُهُر وَ عَشُرًا ﴾ (سورة القوبِ2، آيت 234) جن عورتوں کے خاوند مرجا کیں وہ چار مہینے دس روز تھیم کر دوسرا خاوند کرسکتی ہیں۔ دوسری آیت میں فرمایا ﴿ وَ أُولَاتُ الْاَحْمَالِ آجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعُنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ ترجمہ: حاملہ عورت بعد جننے کے نکاح کرسکتی ہے۔ (سورة الطلاق، ب28 ،آیت 4) کا خواہ وہ بعد مرنے خاوند کے ایک گھڑی بعد جنے خواہ نو مہینے بعد حالانکہ پہلی آیت کے مطابق اس کوچا رمہینے دس روز کی عدت بیٹھ کرنکاح کی اجازت چاہیے تھی مگر ایسانہیں

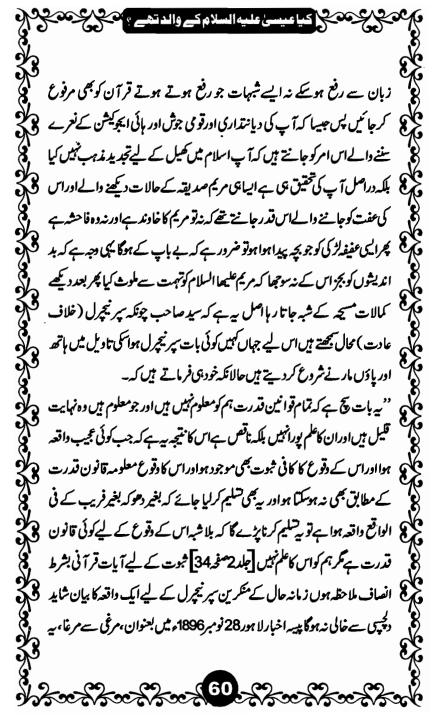
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

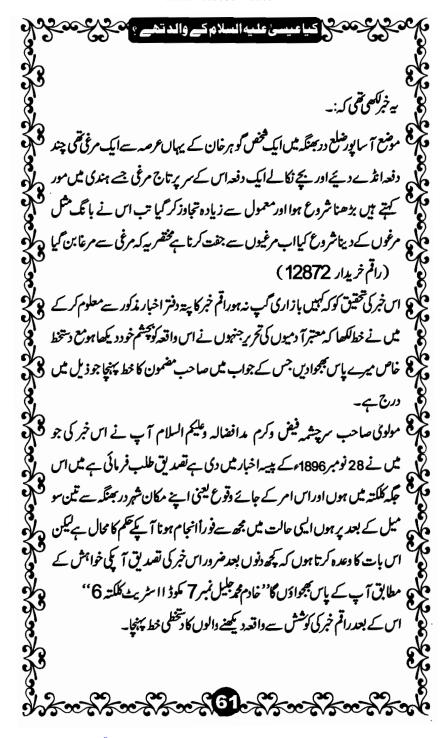
کونکہ دوسری آیت میں " حاملہ کا خصوص سے ذکر آچکا ہے" اس لیے پہلی آیت کے ول میں اس کولانا کو یا دوسری آیت سے خفلت ہے اس متم کی کی ایک مثالیں قرآن شريف ميل بلكه برايك كتاب اورمحاوره ميل موتى بين \_ پس جيسا كدان دونول آيول کو مانے والے دونوں پر اس طرح عمل کرتے ہیں کہ پہلے عام فہم سے حاملہ کو نکال کر دوسری آیت کے ذیل میں لاتے ہیں تا کہ ایک بی کے ذیل میں لانے سے دوسری ے اٹکار لازم نہ آئے ای طرح ہم لوگوں کو جوسارے قر آن کو صحح مانے ہوں ان آ يتول سے [درصورت المعموم] مسيح كى پيدائش كوخاص كرنا موگا ورندا يك مانے سے دوسری کا افارلازم آئے گا۔سیدصاحب اوران کے حواریوں سے بردھ کران حضرات ت تعجب ہے جو سیح کی ولاوت بے باپ کے قائل ہیں اور اس امر کو بھی مانے ہیں کہ سب مسلمان سلفاً خلفاً اس طرح باب بى مائة چلة ك بي مر [بقول النع] قرآن میں بے باپ ہونا ثابت نہیں ۔حضرت ا ثابت تو روز روش کی طرح ہے۔ "" فاب آمدلیل آفاب" محربوں کیے کغورنیس یاانصاف نہیں۔ سرسیدنے جیسامسے کے بن باب ہونے سے انکار کیا ویسے بی النے کلام فی المهد [چھوٹی عمر میں بولنے] سے بھی منکر ہوئے ہیں کیوں نہ مودونوں اٹکار ہی باپ کے وام بی اینی سرنیر [خلاف عادت] کے استحالہ کی فرع بیں آپ سورة مریم کی آیت رغوركرتے بن كه! قرآن مجیدے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ نے الی عمر میں جس میں حسب فطرت انسانی کوئی بچہ کلام نہیں کرتا کلام کیا تھا۔ قر آن مجید کے پیلفظ ہیں ﴿ كَ

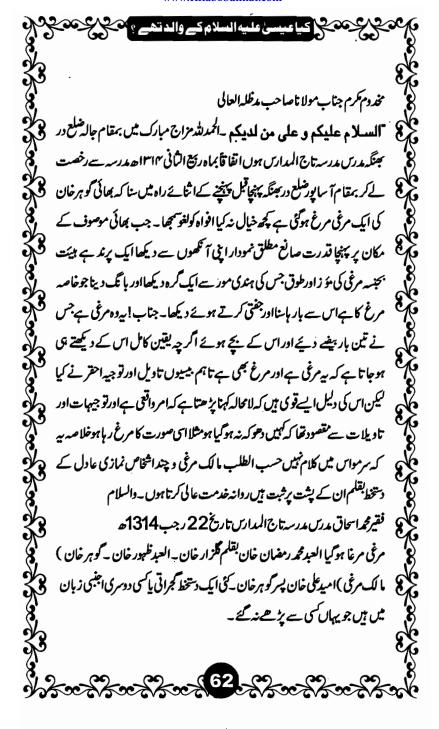
كَانَ فِي الْمَهُدِ صَبِيًّا ﴾ ال مِن لفظ "كان" كاب جبكا مطلب بيب كرايك ايب ے ہم کیونکر کلام کریں جومہد میں تھا یعنی کم عمرار کا ہماری گفتگو کے لائق نہیں۔ یہاس طرح کا محاورہ ہے جیسے کہ ہمارے محاورہ میں ایک بردافخص ایک کم عمراز کے کی نسبت ﴾ کے کہ 'ابھی ہونٹ پر سے تو اس کے دودھ بھی نہیں سوکھا کیا یہ ہم سے مباحثہ کے لائق ﴿ ہے"[ تغییراحمی جلد 2 سفح 37 ] سیدصاحب کے اس امرکی تو ہم داددیتے ہیں اور واقعی ہے بھی قابل دادا کہ اپنے اصول 🖁 نچرکو بھولتے نہیں بلکہ جہال تک مصلے دوسرول کوان کی بات بہلانے کی کوشش کرتے ع بین مگرآخر وی مثل صادق آجاتی ہے۔'' بمری کی ماں کب تک خیر منائے گ'' آپ سورة مريم ميں ناحق تكليف كرنے چلے محكة اس سورة آل عمران ميں جس كا حاشيد كلهے كو بيني بين غور فرمات تو ﴿ كَانَ يَكُونُ ﴾ كاكردان سيخصى موتى ديكھيے توكس وضاحت عيان م وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ﴾ اس آيت كاترجماوركى كاليابواتو آپ کا ہے کو مانیں گے آپ ہی کی تغییر سے جوخود بدولت کے قلم سے لکلا ہے پیش کرتا ی ہوں۔[میح] کلام کرے گا لوگوں ہے کہوارہ میں اور بڑھانے میں''ای کے انتظام'' ج کوآپ نے خطوط واحدانی ڈال کر [ بینی بچینے میں ] لکھ دیاہے۔ دیکھو صفحہ ۲۔حضرت 🧣 ای دجہ سے تو نحویوں نے اس' 'کان'' کوربطہ بتلایا ہے۔ د یکھوشرح ملاجامی اورشرح الشرح۔ ع علادهاس كاس آيت ﴿مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴾ كوآب كووى سے كيا تعلق؟ آپ تواس دا قعہ کواس دنت سے متعلق کرتے ہیں جس دنت حضرت سے ہوے ہو کر

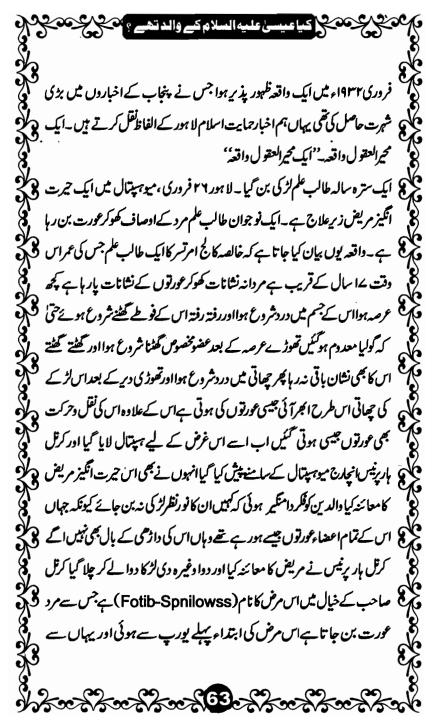
وعظ گوئی کے لائق ہو بھے تھاس وقت يبود يوں نے مريم كوكما تھا كہ ہم اس لاك ے كوكر بوليں جوكبواره ش كھيلاكرتا تھا۔ (جلد 2 صفحہ 32 طبع جديد صفحہ 13) مرالله ي كاكامُ ﴿ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ ﴾ من نات [كان] عن [يكون] بلكه صاف ترجمه ب كمسيح لوكول كے ساتھ بولے كا كبوارے ميں اور بوھاپ ميں مارےاستدلال تواس کلام سے ہاس سے نہیں پس اس کے جواب میں اس کا پیش كرناكيامفيد موسكا بآب آب اس امرى بابت بهى باربارسوالكريك [مسيح كو] بن باب پيداكر في مس حكمت الى كيا بوكتى ب(صفح 23) آب كاس وال س مجص بادشاه اكبركے درباركا ايك واقعه مادآيا، ايك دفعه مجمع علاء مين كسي صاحب فضل سے دوسرے کی صاحب نے سوال کیا کہ موی کیا صیغہ ہے وہ پیچارہ خاموش رہ کردوسرے روز در بار میں حاضر نہ ہوا ا کبرنے اسے بلا کرعدم حاضری کی وجد دریافت کی تو بولا بندہ نوازآج تواس نے موی کاصیفہ پوچھاہے کل کھیسی کا بوجھے گا۔ سوای طرح آپ کے ان سوالات سے ہم ڈرتے ہیں کہ شاید آپ می بھی ندور یافت کریں کراللہ نے دونوں 🛭 آئھیں سامنے کیوں لگائیں ایک آ کے ہوتی ایک پیچھے تا کہ دونوں طرف کی چیزیں 😭 و یکھنے سے بنبست حال کے دکنافائدہ ہوتا۔حفرت من اللہ کے اسرار اللہ ہی جانا ہے کہ اس نے الیا کوں کیا ہاں جس قدر وہ بتلادے ای قدر ہم بھی کہد سکتے ہیں تھ ہے ؟ اور بالكل سي ہے۔ ﴿ لَا يُحِيْطُونَ بِشَىٰ ءٍ مِّنُ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَآءَ ﴾ (سوره البقوي 3، آيت 255) <del>Kon</del>kon



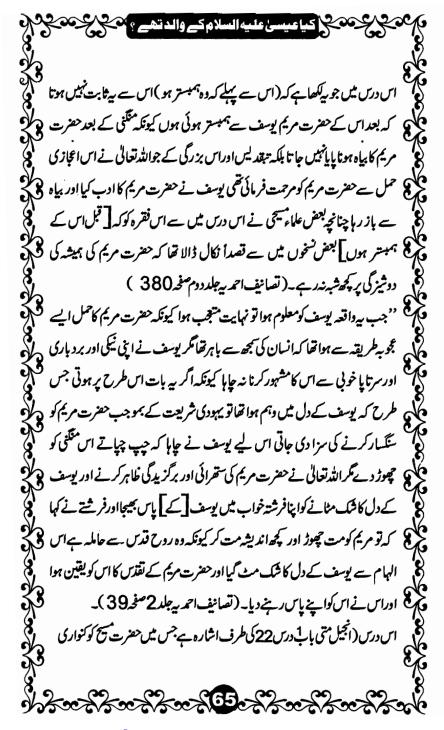








امریکہ پنجی شالی مندمیں بہلاموقع ہے اور میوسیتال میں اس سے بیشتر ایسامریف کوئی نہیں آیا۔حمایت السلام لا ہور 3 مارچ 1932م صفحہ 5۔ قدرت كاملهاس فتم كے واقعات بھى بھاردكھاتى رہتى ہے تاكہ لوگ الله كى قدرت كامله کا پرایمان لائیں ۔بالآخرہم سیدصاحب ہی کی تحریرات سے اپنی رائے کی تائی قس کرکے عاشيكوختم كرتے ہيں اس ميں كھ شك نہيں ہوسكائے كد پہلى ہى صدى ميں حضرت سے علیه السلام کے باب میں اختلاف شروع ہوااور بیاختلاف ہونا ضروری تھا۔ پیدائش اور بناوث حضرت عيسى عليه السلام كى اليي تقى وه خوداس اختلاف كاجوتا عاست عقد جوفض ان کی ظاہری صورت کو دیکھاتھا وہ یقین جانتا وہ انسان وہ این مریم ہیں اور جب سید خیال کرتا کہوہ کسی ظاہری سبب سے پیدائبیں ہوئے تو وہ یقین کرتا تھا کہوہ روح ہیں ادربيظا برى انسانى صورت صرف اسسب سے حاصل موئى ہے كہ جرائيل فرشته الله كا انسان کی صورت میں اللہ کا پیغام مریم کے پاس لے کرآ یا۔ اگروہ کسی اور صورت میں لے كرآتا توبلاشبه حضرت عسى اى صورت ملى پيدا بوتے اور جب كو كي مخص ان كے و اس مقتران معجزه كود يكتاتها كمردول كوزنده كرتے بي جوالله كاكام بي وال كوالله اور الله كاحقيقى بينا كبتاتها \_ پس جس فحض في اكلى ظاهرى صورت برنظرى اس في ال كونرا § انسان جانااورجس نے انسانی صورت بننے کی وجد پر خیال کیااس نے ان کو صرف روح جانااورجس نے ان کے معجزہ پر نظر کی اس نے اللہ اور ابن اللہ جانا اور جس نے سب پر ﴾ نظری اس نے رسول اور کلمیته الله اور روح الله مانا اوران سب چیز ول کوالله واحد ہے جانااور پھرسب كوايك مانا، [تصانيف احمد بيجلد دوم صفحه 4]



سے پیدا ہوالکھا ہے ۔[منه]۔ میں وہ عبری لفظ جس کے معنے کواری کے لیے ہیں [علمه] ہے تگریبودی اسپر تکرار کرتے ہیں اور وہ جوان عورت کے معنے بتاتے ہیں اور ترجمها ك كوئله يس بهي ب جو 29ء ميس بوا اور ترجمه تحيو ذو ثن ميس بهي جو ۵ ماء ميس بوا ترجمه ستیکن میں جو ۲۰۰۰ء میں ہوا اس کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے اور بائکیل میں بھی بعض لوگوں نے صرف ایک جگہ جوان عورت کے معنے کیے ہیں مگریہ تکراریہودیوں کی درست نہیں ہےاصلی معنے اس لفظ کے [پوشیده] کے بیں اور جو کہ یہودی اپنی لڑ کیوں کو لوگوں سے چھپاتے تھے اس لیے میلفظ کواری لڑکی کے معنے میں بولا جاتا تھا چنانچہ كتب عهد متيق ميس كئ جكه بيلفظ آيا باوراس كے معنے كوارى كے بيل كيان اگر كہيں اليا قرينه بوكراس كيسب جوان عورت مجمى جائة وصلى استعال سے پھير كربطور مجاز جوان عورت کے معنے لیتے ہیں مگراس درس میں کوئی ایسا قرین نہیں بلکہ خلاف اس کے قرینہ ہے کیونکہ اصعیاہ نی نے معجزہ بتایا ہے۔ اور معجزہ جب بی ہوتا ہے جب کنواری بیٹا جناس لیاس جگه بلاشبر کنواری کے معنے ہیں۔نہ [مید] لینی جوان عورت کے اور کھھ شبنیں کدان پہلے تیوں متر جول نے اس کے ترجمہ میں غلطی کی چنانچ سٹوا بجنگ میں جس کو بہتر علاء یبود نے مل کر ترجمہ کیا اس لفظ کا اس مقام پر کنواری ترجمہ کیاہے و (تسانف احرب جلد 2 صفح 40) ''غرض کہایک ایباز مانہ آ ممیا تھا کہ روحانی تقدّس کسی میں نہیں تھااس لیے ضرور تھا کہ کوئی ایسا مخض پیدا ہوتا جوروحانی تقدّس اور روحانی روشنی لوگوں کو سکھائے پھروہ کوئی ہوسکتا تھا مگروہ جوصرف روح سے بیدا ہوا ہونہ کسی طاہری سبب سے چنانچاس روحانی



## المرائد المرائ

محب العلم والعلماء سيدابوالقاسم محب شاه راشدى السندى رحمته الله عليه-كى زيرطبع كتب-

ا طائف منصوره كون ابل حديث يا جماعت أسلمين ؟

المازين مرؤها عن كامتل

۳ انسانی اعضاء کی یوند کاری کی شرقی حیثیت \_

٣- رکعات زاوت -

- Ly 814 -0

٢- مقالات راشد ب

٤ - فآوى راشدىيد

٨\_ سورة فالخد كي بغير نما زنيس (ووسرا ايديش)\_

۹۔ رکوع کے بعد قیام ش باتھوں کا چھوڑ نائی منون ہے (دوسراایڈیشن)۔

۱۰ عاملین وضع الیدین کے شکوک وشہبات کا ازالہ۔

اا۔ التحقیق الجلیل۔

۱۲ میرت راشد بد (المعروف)خودنوشت سوالخ حیات \_

١٣٠ جماعت تامير كتفيل "مسط "بني زاب رشداند شاه راشدي ساحب اعلم الرائ وراف بمنذا،

تلف متاليين كي أينون كانفين

الرازعين المايات بالنا

P.O.BOX # 6524
POST CODE 74000 Karachi Pakistan